هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲؍نومبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۴

۱۶؍شعبان ۱۴۲۱ہجری ☆ ۲؍نبوت ۱۳۸۰ہجری شمسی

افضل ترین شخص

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟۔ فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت احمد نور کابلی صاحب، حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر، حضرت میاں عبدالرزاق صاحب، حضرت مولوی محمد جی صاحب، حضرت عبداللہ (عبدل) صاحب، حضرت سردار کرم داد خان صاحب اور حضرت سکندرعلی صاحب رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشیں تذکرہ

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء منعقدہ منہائم جرمنی کے موقعہ پر تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

قسط نمبر ۲

جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز کے آخری اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایات کے حوالہ سے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت احمد نور کابلی صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت احمد نور کابلی صاحب رضی اللہ عنہ ولد اللہ نور کابلی صاحب۔ سابق قرم خوست قلعہ جدران وایوب مہاجر قادیان جنہوں نے پہلے 1898ء میں تحریری بیعت کی اور پھر 1902ء میں زیارت مسیح موعود علیہ السلام سے فیضیاب ہوئے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں

"گورداسپور کے موقعہ پر جبکہ میں ہر موقعہ پر حضور کے یکہ کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ آپ میرے ساتھ ہر وقت رہا کریں کیونکہ یہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

القدوس اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، اس کے معنی ہیں عیوب و نقائص سے پاک وجود۔ مبارک وجود، وہ جو پاکی عطا کرتا ہے

اللہ تعالیٰ چونکہ قدوس اور پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۱۶؍ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج خدا تعالیٰ کی صفت قدوسیت سے متعلق آیات قرآنی واحادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے مختلف امور بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ اَلْقُدُّوْس اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے جس کے معنی ہیں اَلطَّاھِر یعنی عیوب و نقائص سے پاک وجود یا مبارک وجود۔ حضور نے امام راغبؒ کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تو ہی ہے جو پاک کرتا ہے اور جبریل کو روح القدس اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں لے کر آتا ہے جس سے ہمارے نفوس کو پاکیزگی عطا کی جاتی ہے۔ حضور نے احادیث کے حوالہ سے نصیحت کی کہ ہر آدمی کو اللہ کی تسبیح کے ساتھ ہی اٹھنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر صبح ایک پکارنے والا کہتا ہے کہ الملک القدوس خدا کی تسبیح کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی بعض ادعیہ مبارکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کی یہ دعائیں آپؐ کے دل کا حال بیان کرتی ہیں۔ آپؐ مختلف اوقات میں مختلف الفاظ میں تسبیح و تحمید کیا کرتے تھے۔ اس مضمون کی حدیثوں میں جہاں مختلف الفاظ آتے ہیں ان میں یہی بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اپنے دل کی کیفیتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ کے حوالہ سے بھی اللہ تعالیٰ کی قدوسیت کے مضمون کو بیان فرمایا اور اس ضمن میں مختلف تفاسیر کے حوالے بھی دئے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چونکہ قدوس و پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال کرنا کہ انسان چونکہ کمزور اور گنہگار ہے وہ اس پاک قدوس سے کیونکر تعلق قائم کر سکتا ہے، یہ درست نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے ہر بندہ سے تعلق ہے اور اس کی مخلوق میں کوئی ایسا نہیں جس میں کوئی نہ کوئی خوبی

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ اول

لوگ ڈرتے ہیں اور آپ لوگ نہیں ڈرا کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں اپنے اس قدر دُور ملک سے صرف حضور ہی کی خدمت کے لئے یہاں آیا ہوں۔ حضورؓ...... بعض اوقات جبکہ میرے سامنے وضو کرتے تو میں وہ وضو کا پانی پی لیا کرتا۔ تو حضور بہت غور سے مجھے دیکھا کرتے مگر مجھے اس وضو کے پانی کے پینے سے منع نہ فرمایا۔(رجسٹر روایات نمبر ۵ - صفحہ ۱۳۵)

حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد مولوی عبدالغنی صاحب نومسلم امرتسری کا سنِ زیارت و بیعت ۱۹۰۰ء ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

مَیں کوشش کروں گا کہ ایسے حالات بیان کروں جو (پہلے) احاطۂ تحریر میں نہ آئے ہوں۔ میرے احمدی ہو جانے سے پہلے میری خُلد آشیاں مادر مہرباں کو میرے لا مذہب ہو جانیکا سخت صدمہ تھا۔ آپ نمازوں میں اور خصوصاً تہجد میں اپنے بچوں کی سلامتی ایمان کے لئے بہت دعا کیا کرتی تھیں۔ لیکن جب میں اور بھائی جان احمدی ہو گئے تو گو ان کو اس بات کی خوشی ہوئی کہ ہمارے خیالات شریعت کی طرف راغب ہو گئے ہیں اور ہم حرام حلال میں تمیز کرنے لگ گئے ہیں نیز ہم نے چھوٹے بھائیوں اور بہن کو بھی قرآن مجید پڑھانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ لیکن جب ہمارے ہمسایہ اور نانکے رشتہ دار انکو ڈراتے کہ تیرے بیٹے تو بے ایمان اور کافر ہو گئے ہیں۔ مرزا قادیان بہت ایسا ویسا شخص ہے۔ اس کے مرید اس کو خدا اور پیغمبر سمجھ کر اپنی عزتوں کو بھی اس سے خراب کرانے میں دریغ نہیں کرتے تو وہ بیچاری زار زار رویا کرتی تھیں۔ چنانچہ جب میں واپس گھر امرتسر آ گیا اور میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں قادیان ہجرت کرونگا اور چھوٹے بھائیوں کو وہیں تعلیم دلاؤں گا تو انہوں نے مجھے اس ارادہ سے روکنے کی بہت کوشش کی۔ آخر میرے کئی مہینے کے اصرار اور منت پر چھوٹے بچوں کو قادیان لے جانے کی بمشکل اجازت دی اور خود جانے سے قطعی انکار کرتے رہے۔ لیکن جب میں ان کو قادیان لے گیا اور وہاں داخل سکول کر آیا اور اولاد کی محبت نے ان کے پائے استقلال میں بھی کچھ لغزش کی تو فرمایا کہ میں اس شرط پر قادیان جاؤں گی کہ تُو مجھے ہر گز مرزا صاحب کے گھر میں جانے کیلئے مجبور نہ کرنا۔ چنانچہ اس کے متعلق پورا یقین کر لینے کے بعد وہ قادیان تشریف لے گئیں۔ اور ہم نے مخالفوں کے محلہ میں مکان کرائے پر لے لیا۔ کئی دن اسی طرح گزرے۔ رفتہ رفتہ ہمسایہ عورتوں کی آمد و رفت ہمارے مکان میں ہوئی اور والدہ کو معلوم ہوا کہ امرتسر میں جو کچھ غیبت اس سے حضرت اقدس کی ،کی گئی تھی، (وہ) بالکل جھوٹ ہے۔ اور یہاں کے مخالف بھی ایسے گندے الزام سن کر حیران ہوتے ہیں، تو ان کو بہت تعجب ہوا۔

ایک رات تہجد کے بعد آپ نے سنا کہ کوئی کہتا ہے "یا حضرت عیسیٰؑ" اور ایک بزرگ صورت کو ہاتھ میں عصا لئے ہوئے بھی دیکھا۔ ایک دن آپ نے مجھے گھر میں ہمشیرہ کے پاس بٹھا کر تاکید کی کہ میرے آنے تک کہیں نہ جانا اور خود کئی عورتوں کو ساتھ لے کر ڈرتے ڈرتے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں گئے۔ اور جب آپ کو دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو چند یوم ہوئے کشف میں دیکھا تھا۔ پھر کیا تھا آپ نے بیعت کر لی۔ اور اپنی لڑکی کو بھی لیجا کر بیعت کرائی۔ وذالک الحمد۔

پھر فرماتے ہیں:

میرے لڑکے کا نام احسان علی ہے۔ وہ ۱۹۰۵ء میں جبکہ کانگڑہ کا زلزلہ آیا تھا اس کے بعد پیدا ہوا تھا۔ میں کیچ مکران بلوچستان میں ملازمت پر گیا ہوا تھا۔ حضرت اقدسؑ کے حکم سے قادیان کے تمام احمدی اپنے مکانوں کو چھوڑ کر باہر شہر کے باغ کی طرف جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ میری بیوی کو حاملہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تکلیف تھی۔ جس رات کو احسان علی نے پیدا ہونا تھا اس دن حضرت اقدس نے شہر میں اپنے مکان پر چلے جانیکی اجازت عطا کر دی تھی۔ دوسرے دن جب حضور کو معلوم ہوا میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ گھر چلے گئے تھے۔ اگر جھونپڑی میں ہوتے تو بہت تکلیف ہوتی۔ غالباً اس خیال سے آپ نے بچہ کا نام بھی احسان علی رکھ دیا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ علی بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ حضور عام طور پر بچوں کے نام ان کے خاندان کے نام کے وزن پر ہی رکھا کرتے تھے۔ چونکہ میرا نام فیض علی ہے اس لئے بھی بچہ کا نام احسان علی فرمایا ہو گا۔

پھر کہتے ہیں کہ "حضورؑ کو جو چیز تحفۃً دی جاتی تھی آپ عموماً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ استعمال فرماتے تھے تاکہ دینے والے کو ثواب زیادہ ہو جائے۔(رجسٹر روایات نمبر ۸ صفحہ ۱۴۹ تا ۱۶۷)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب رضی اللہ عنہ ولد میاں رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر ۱۹۰۰ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت سے مشرف ہوئے۔

آپ بیان فرماتے ہیں:

"میں نے ایک دفعہ بہت بڑی تجارت کا کام شروع کر دیا۔ بارشوں کی وجہ سے مجھے بہت سا نقصان ہوا جس کے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ سالانہ جلسہ قریب تھا۔ میں نے میر حامد شاہ صاحب کو کہا کہ حضرت صاحب کے آگے ہماری حالت بیان کر کے دُعا کروائی جائے۔ جب ہم جلسہ پر آئے تو میر حامد شاہ صاحب نے خاص وقت کہا اور ہم دونوں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

حضرت صاحب مصلّے پر مہندی لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ میر حامد شاہ صاحب نے میری تجارت کا سب واقعہ بیان کیا اور دُعا کے واسطے عرض کیا۔ پھر حضرت صاحب نے میری طرف رحم شفقت کی نظر اُٹھا کر دیکھا۔ اُن کا اس وقت رحم سے جو دیکھنا تھا وہ نئی زندگی عطا کر گیا بلکہ میری اولاد کیلئے بھی ہر لحاظ سے برکت کا موجب ہوا۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

اس کے بعد جہلم کا واقعہ میں نے دیکھا۔ جب حضرت صاحب جہلم تشریف لے گئے۔ میں ایک دن پہلے گیا تھا۔ جب سٹیشن پر گاڑی پہنچی تو وہاں بہت خلقت دیکھنے آئی ہوئی تھی۔ حضرت صاحب انتظام کے ساتھ جو کوٹھی دریا کے کنارے پر تھی وہاں پہنچائے گئے۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کابل والے جو بعد میں شہید ہوئے، وہ بھی حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے میں نے دیکھے۔ خلقت کو دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ تھانیدار نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کوٹھے کے اوپر کرسی پر چند منٹ بیٹھ جائیں تاکہ جو خلقت آپ کو دور دور سے دیکھنے آئی ہے وہ دیکھ لے اور ہجوم کم ہو۔ حضرت صاحب نے منظور فرمایا اور خلقت نے اچھی طرح اطمینان سے دیکھ لیا۔

دوسرے دن کچہری میں پیشی تھی۔ حضرت صاحب کچہری میں تشریف لے گئے تو مجسٹریٹ نے کہا ایک گھنٹہ بعد مقدمہ پیش ہو گا۔ حضرت صاحب باہر میدان میں کرسی پر بیٹھ گئے اور تقریر کی۔ بہت خلقت جمع تھی سب نے اس تقریر کو سنا۔ تقریر کے ختم ہونے پر بے شمار لوگوں نے بیعت کی۔ تقریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی۔ یہ مقدمہ کیا تھا گویا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ -صفحہ ۸۸ تا ۹۳)

حضرت مولوی محمد جی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی محمد جی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میر محمد زمان خان۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ حضور نے ہندو بازار کی طرف سے سیر کو جانے کا ارادہ فرمایا۔ مسجد اقصیٰ کے پاس چوک کے سر پر پہنچے تو دوستوں سے بات کرنے کھڑے ہو گئے۔ خاکسار آگے بڑھا تو دیکھا کہ مرزا نظام الدین (جو مرزا گل محمد صاحب کے والد تھے۔ ویسے تو مخالف نہ تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر قلم چھوڑ کر تعظیماً کھڑے ہوئے) اس طرح ہاتھ باندھ کر نظر نیچے کر کے کھڑا ہو گیا جس طرح ایک صوفی نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ حضرت اقدس نے جب اس کو دیکھا تو آپ وہاں سے واپس ہو آئے۔

خلافتِ ثانیہ میں مرزا گل محمد کو خاکسار نے کہا کہ تم دوسری شادی کر لو۔ اس نے کہا حضرت اقدسؑ کا الہام ہے میرے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا آپ کے والد کو تعظیم دیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ پھر اس نے کہا اچھا میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو لکھتا ہوں۔ اب مرزا گل محمد کے دو لڑکے ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ حضرت اقدس کی روحانی اولاد میں شامل ہو گیا ہے۔ اب الہام کے نیچے یہ نہیں رہا اس لیے اس کو دوسری شادی کی ترغیب دی تھی۔ جب اسکا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ مجھ سے ناراض نہیں............(رجسٹر روایات نمبر ۸)

حضرت عبداللہ (عبدل) صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ (عبدل) صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن گلاب صاحب سکنہ قادیان کو ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کی سعادت نصیب ہوئی- آپؓ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میرے والد بزرگوار خواجہ گلاب الدین صاحب مرحوم نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بٹالہ گیا اس وقت حضرت صاحب نے دعویٰ نہیں کیا ہوا تھا۔ جب ہم تیلی دروازہ کے قریب گئے تو ایک عیسائی اپنی تبلیغ کر رہا تھا۔ تو حضرت صاحب اس کے ساتھ بحث کرنے لگ پڑے۔ بحث کے دوران عیسائی نے کہا کہ میں ایک گھڑے میں کچھ لکھ کر ڈال دیتا ہوں اور آپ اس کا مضمون بتا دیں تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ آپ کا خدا بتاتا ہے تو حضور نے فرمایا آپ دعویٰ کریں کہ میں نے تمام مضمون بتا دیا تو آپ اسلام کو قبول کر لیں گے تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ بات ہر گز نہیں کروں گا۔ اور تم

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ملہم کی حیثیت میں

(رقم فرمودہ : سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مامورین کی دو حیثیتیں

ہر انسان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک نبی کی، ایک رسول کی، ایک ملہم کی، ایک مامور کی، ایک آمر کی، ایک معلم کی اور ایک مربی کی۔ ہر ایک حیثیت اپنی ذات میں ایک قیمتی جوہر اور دلفریب چیز ہوتی ہے جسے دیکھ کر انسان بے اختیار ہو جاتا ہے اور اس کا دل اس اقرار پر مجبور ہوتا ہے کہ اس کے تمام افعال کسی زبردست طاقت کے تصرف کے ماتحت ہیں۔ میں اس وقت رسول کریم ﷺ کے ملہم ہونے کی حیثیت کو لیتا ہوں کہ اس میں بھی آپ نہ صرف دوسری دنیا سے بلکہ سب نبیوں سے بڑھے ہوئے تھے۔

آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کی حیثیت

ملہم ہونے کی حیثیت میں جس چیز کو ہمیں دیکھنا چاہئے وہ نبی پر نازل ہونے والا کلام ہے۔ اس کلام کی حیثیت کے مطابق ہم نبی کی شان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ کلام اسی قدر طاقتیں اپنے ساتھ لے کر آتا ہے جس قدر کام کی اس سے امید کی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ نبی کا ہتھیار اس کا کلام ہوتا ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ضرورت کے مطابق ہی ہتھیار اسے دیا جائے گا۔ اگر بڑے دشمن کا مقابلہ ہے اور بہت بڑی فتوحات اس کے ذمہ لگائی گئی ہیں تو یقیناً بہت کاری ہتھیار اسے دینا ہوگا تاکہ وہ اپنا کام کر سکے۔

لیکن تعجب ہے کہ دنیا نے اس صاف اور سیدھی صداقت کو نہیں سمجھا۔ اور کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو سوائے قرآن کریم کے کوئی اور معجزہ نہیں ملا۔ اور اس سے انہیں یہ بتانا مطلوب ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے بھلا کیا معجزہ ہونا تھا۔ پس اگر اس کے سوا کوئی معجزہ نہیں ملا تو گویا کوئی معجزہ ہی نہیں ملا۔ لیکن یہ خیال ان لوگوں کا محض ناسمجھی یا حماقت پر مبنی ہے۔ اول تو یہ درست نہیں کہ قرآن کریم کے سوا رسول کریم ﷺ کو کوئی اور نشان نہیں ملا۔ آپؐ کی زندگی کا تو ہر پہلو ایک معجزہ تھا۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر معجزات دئے کہ سب انبیاء کو مجموعی طور پر بھی اس قدر معجزات نہ ملے ہونگے۔ لیکن اگر فرض کر لیں کہ اور کوئی معجزہ آپ کو نہیں ملا تب بھی قرآن کریم کا معجزہ سب معجزات سے بڑھ کر ہے اور وہ ایک ہی آپ کے سب نبیوں سے برتر ہونے کا ثبوت ہے۔

سر ولیم میور کے ایک اعتراض کی لغویات

چونکہ بعض لوگوں کو یہ خیال ہے کہ جب قرآن کریم کو معجزہ قرار دیا جاتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس کی زبان بہت فصیح ہے اس وجہ سے یہ لوگ قرآن کریم کے مختلف عیوب بیان کرتے رہتے ہیں ۔ اور اس کوشش میں ایسی ایسی احمقانہ حرکات کر بیٹھتے ہیں کہ ہنسی آجاتی ہے۔

چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب "سوانح محمد" (ﷺ) میں لکھتے ہیں کہ پانچویں سال سے دسویں سال قبل ہجرت میں رسول کریم ﷺ نے قرآن کریم میں یہودی کتب کے مضامین بیان کرنے شروع کئے اور اس وجہ سے قرآن کریم کا وہ پہلا انداز بیان نہ رہا۔ اور بڑی مشکل سے یہودی روایات کو عربی زبان میں داخل کرنے کے آپ قابل ہوئے۔ اور چونکہ دن کو تو آپ کو فرصت نہیں ہوتی تھی اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راتوں کو جاگ جاگ کر آپ محنت سے وہ ٹکڑے تیار کرتے ہونگے۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات ﴿يَآ يُّهَاالْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا. اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا . اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا. اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا. اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾۔ (مزمل :۲تا ۹) غالباً اس زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

سر میور محقق تو بہت ہیں لیکن تعجب ہے کہ انہیں اس قدر بھی خیال نہیں آیا کہ یہ آیات مسلمہ طور پر پہلے سال نبوت کی ہیں اور سورۃ مزمل جس کا وہ حصہ ہیں نہایت ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ بلکہ بعض محققین تو اس سورۃ کو ابتدائی سورتوں میں سے سمجھتے ہیں۔ پس جو سورۃ کہ ابتدائی زمانہ میں اتری ہے اس میں اس محنت کا ذکر جو پانچویں یا دسویں سال میں بقول ان کے رسول کریم ﷺ کو کرنی پڑی خود ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ کون شخص پانچ چھ سال بعد کی ایسی بات بنا سکتا ہے جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ دشمنان اسلام اس معجزہ کو ہلکا کر کے دکھانے کے لئے اس قدر کوشش کرتے رہتے ہیں کہ خود وہ کوشش ہی اس امر کا ثبوت ہوتی ہے کہ قرآن کریم کے اس معجزہ کو وہ دل میں تسلیم کرتے ہیں۔ ورنہ اس قدر گھبراہٹ اور تشویش کی کیا ضرورت تھی؟

قرآن کریم کی خصوصیات

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں کوئی کتاب اپنی ذات میں معجزہ نہیں ہے بلکہ اس کے نزول سے پہلے وہ بے شک اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے معجزہ ہونگی لیکن اس سورج کے طلوع کے بعد وہ ستاروں کی طرح مدہم پڑ گئیں۔ اب حال یہ ہے کہ جو قصے ان کتب میں پائے جاتے ہیں ان کے ذریعہ سے تو وہ اسلام کا مقابلہ کر لیتے ہیں کیونکہ قصوں میں جس قدر کوئی چاہے جھوٹ اور مبالغہ آمیزی سے کام لے لے۔ اگر رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے کسی شفا کا ذکر کیا جائے تو اس کے مقابلہ میں ایک مسیحی دس قصے سنادے گا۔ اور اگر اس پر استعجاب کا اظہار کیا جائے تو جھٹ کہہ دے گا کہ تمہاری روایت قابل تسلیم ہے تو میری کیوں نہیں؟ لیکن اگر اس سے یہ کہا جائے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اور یہ زندہ معجزہ ہے۔ اس کی بنیاد روایتوں پر نہیں بلکہ حقیقت پر ہے ۔ تو اس کے جواب میں سوائے خاموشی کے اور ان کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ وہ اپنی کتابوں کو پیش نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی کتب محرف ومبدل ہیں اور اگر بعض ضدی اسے تسلیم نہیں کرتے تو کم سے کم تاریخی ثبوت اس قدر زبردست موجود ہیں کہ ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

دیگر مذاہب کی کتب کی حیثیت

وید کے نسخوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ مختلف نسخے مل کر کئی نئے وید بن جاتے ہیں۔ آخر کانٹ چھانٹ کر ایک نسخہ تیار کیا گیا ہے۔

توریت کا یہ حال ہے کہ اس میں یہاں تک لکھا موجود ہے کہ پھر موسیٰ مر گیا اور آج تک اس جیسا کوئی نبی پیدا نہیں ہوا۔ حالانکہ اس کتاب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ خود موسیٰ پر نازل ہوئی تھی۔ دوسری کتب بائبل کی ایسی ہیں کہ اختلاف کی وجہ ایک حصہ کی دوسرے حصہ سے شکل پہچانی نہیں جاتی۔ انجیل میں خود مسیحی آئے دن تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں اور کبھی کسی آیت کو صحیح قرار دے کر اس میں داخل کر لیتے ہیں اور دوسرے وقت میں اسے ردی قرار دے پھینک دیتے ہیں۔ اور اب تو بعض بابوں تک کی صفائی ہونے لگی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ الحاقی باب ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر انجیل کسی معتبر ذریعہ سے پہنچی تھی تو الحاق کا زمانہ انیس سو سال تک لمبا کس طرح ہو گیا؟ معنوں کے فرق کو تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ پچھلوں نے معنے نہیں سمجھ ہم نے سمجھ لئے ہیں۔ لیکن ظاہر الفاظ کے متعلق ہم کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں کہ پچھلوں نے ان کو داخل کر دیا۔ اور اب موجود نسلوں نے انیس سو سال بعد حقیقت کو معلوم کر لیا جو لوگ ان بابوں اور آیتوں پر عمل کرتے رہے ان کی زندگیاں تو برباد ہو گئیں۔ اور ان کا عرفان تو تباہ ہوا۔ وہ کتاب آسمانی جس میں دو ہزار سال تک زائد ابواب اور زائد آیات شامل رہیں اس پر بنی نوع انسان کیا یقین کر سکتے ہیں؟ اور آئندہ کے لئے کیا اعتبار ہو سکتا ہے کہ کچھ اور ابواب خارج نہ کر دئے جائیں؟ ممکن ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے کہ جس طرح بعض محققین کا خیال ہے کہ ساری انجیل میں صرف "ایلی ایلی لما سبقتانی" یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کا ایک فقرہ ہے۔ جسے مسیح کے منہ سے نکلا ہوا کہا جا سکتا ہے۔ اس فقرہ کو انجیل قرار دے کر باقی سب حصوں کو اڑا دیا جائے مگر یہ "چھوڑ دیا" والا فقرہ ملانے کا موجب کب ہو سکتا ہے؟

کلام کا معجزہ اور دوسرے معجزہ میں فرق

غرض دوسرے سب مذاہب کی الہامی کتب ایسی مخدوش حالت میں ہیں کہ اس مقابلہ کی طرف آنے سے ان کے مبلغوں کی روح کانپتی ہے اور یہی حال دوسری کلام کی خوبیوں کا ہے۔ اس وجہ سے کلام کے معجزہ کی طرف یہ لوگ کبھی نہیں آتے حالانکہ کلام کا معجزہ دوسرے معجزوں سے زبردست ہوتا ہے کیونکہ اس کا ثبوت ہر وقت پیش کیا جا سکتا ہے جبکہ دوسرے معجزات ایسے ہیں کہ روایات کے غبار میں غائب ہو جاتے ہیں اور جب تک دوسرے شواہد ساتھ نہ ہوں سچے اور جھوٹے میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دیگر مذاہب والوں کو چیلنج

کلام کا معجزہ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے کئی شاخیں رکھتا ہے اور قرآن کریم کا معجزہ ان تمام شاخوں میں مکمل اور اکمل ہے لیکن ایک اخبار کے مضمون میں اس قدر گنجائش نہیں ہو سکتی کہ ہر ایک بات بیان کر دی جائے۔ نہ ہر امر تفصیل سے بیان ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں صرف اس معجزہ کے دو پہلوؤں کو اختصار سے بیان کرتا ہوں اور چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی اور کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی مدعی ہے تو اس کے پیرو اس معجزہ کے مقابلہ میں اسے پیش کریں اور دیکھیں کہ کیا ان کی کتاب ایک ذرہ بھر بھی اس کتاب کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

جس چیز کی ضرورت ہو اس کی حفاظت کی جاتی ہے

پہلی مثال جو میں پیش کرنی چاہتا ہوں الفاظ قرآنیہ ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ ہم ہی نے اسے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جو چیز اپنی غرض کو پورا کر رہی ہوتی ہے ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ اس غرض کو پورا کرنے سے جس کے لئے اسے بنایا یا اختیار کیا گیا تھا رہ جاتی ہے تو ہم اسے پھینک دیتے ہیں۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اگر کوئی کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو جب تک اس کی ضرورت دنیا میں ہو اس کی حفاظت ہونی چاہئے اور جب تک اس کی حفاظت بند ہو جائے تو

ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ اب اس کی ضرورت دنیا میں باقی نہیں رہی، اس لئے اسے پھینک دیا گیا ہے۔

قرآن کریم جس قوم میں نازل ہوا وہ علم سے خالی تھی۔ اس کے مقابلہ میں دوسری کتب سماویہ ایسی اقوام میں نازل ہوئیں کہ جن میں لکھنے پڑھنے کا کافی رواج موجود تھا۔ لیکن باوجود اس کے وہ کتب محفوظ نہ رہ سکیں۔ لیکن قرآن کریم اب تک اسی طرح موجود ہے جس طرح کہ وہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت تھا اور یہ حفاظت اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ اس کے لئے خاص آسانیاں حاصل تھیں جو دوسری کتب کو حاصل نہیں تھیں۔ نہ یہ حفاظت اس وجہ سے ہے کہ اب تک اس کی تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا گیا جس سے یہ امکان باقی رہ جائے کہ شاید جب اس کی تاریخ کا بھی مطالعہ کیا جائے تو اس کے نقائص معلوم ہو جائیں۔

مسیحی مبشرین کی کوششیں اور ناکامی

کیونکہ ایک سو سال سے مسیحی مبشرین بائبل کی بدنامی دھونے کے لئے قرآن کریم کی تاریخ کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں اور اس قسم کی عرق ریزی سے کام لے رہے ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان کی نسبت معلوم نہ ہو تو شاید وہ خیال کرے کہ قرآن کریم کی محبت مسیحی مبشروں کو عام مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ لیکن باوجود اس عرق ریزی کے وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے کہ اس کی عبارت میں ایک لفظ بھی ایسا ثابت کر سکیں کہ جو زائد ہو اور اصل قرآن کریم میں نہ ہو۔

ہزاروں قوموں اور سینکڑوں ملکوں میں مسلمان بستے ہیں اور سب کے پاس قرآن کریم ہوتا ہے لیکن آج تک ایک بھی ایسی مثال نہیں نکل سکی کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو۔ ڈاکٹر منگانا نے اپنی طرف سے بڑی کوشش کر کے تین قدیم نسخے قرآن کریم کے تلاش کئے تھے لیکن ان کے بعض اوراق چھاپنے سے ان کی ایسی پردہ دری ہوئی کہ مزید اشاعت کا خیال ہی انہوں نے دل سے نکال دیا۔ کیونکہ ان کے شائع کردہ ورقوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی صحیح نسخے نہ تھے بلکہ کسی جاہل نو آموز کی طرز تحریر کی غلطیاں تھیں اور اس کو غلطی نہیں کہتے۔

غلطی کسے کہتے ہیں؟

غلطی وہ ہوتی ہے جسے قوم صحیح تسلیم کر کے دھوکے میں آجائے۔ اس قسم کے نسخوں کی تلاش کسی قدیم زمانہ میں کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے لئے تو آسان راہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی خراب چھپی ہوئی کتاب میں سے غلط آیات نکال کر کہہ دیا جائے کہ دیکھو قرآن کریم میں اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک پادری سیالکوٹ میں ایسا تھا جو مختلف نسخے قرآن کریم کے اپنے پاس رکھتا تھا اور جو کوئی غلطی اسے ملتی اس پر نشان لگا لیا کرتا تھا۔ پھر جو مسلمان اسے ملتا اسے دکھاتا تھا کہ تم تو کہتے ہو کہ قرآن کریم محفوظ ہے حالانکہ اس قرآن میں یہ لفظ یوں لکھا ہے اور اس دوسرے میں یوں لکھا ہے۔ اس کا دماغ اس طرف نہیں گیا کہ ایک توتلے آدمی کو نوکر رکھ چھوڑتا اور اس سے قرآن پڑھوا کر سنواتا۔ اور کہتا کہ دیکھو قرآن کریم میں تغیر ہو سکتا ہے۔ اس نادان نے یہ نہیں سوچا کہ غلطی وہ ہوتی ہے جس سے قوم دھوکہ کھا جائے۔ ورنہ وہ بھول چوک جس کو خود لکھنے والا بھی دوبارہ پڑھنے سے معلوم کر لے کہ یہ غلطی تھی حفاظت کے خلاف نہیں۔ اس کی حفاظت تو انسانی دماغ میں اور دوسرے نسخوں میں موجود ہے اور اس سے کوئی نقصان عقیدہ یا تفسیر کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ اس غلطی کی بنا پر کوئی شخص ترجمہ یا تفسیر غلط نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق مسیحی شہادتیں

قرآن کریم کو اس بارے میں جو حفاظت حاصل ہے اس کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں صرف ان لوگوں کی شہادت پیش کرتا ہوں کہ جو پکے مسیحی ہیں اور جنہوں نے پورا زور لگایا ہے کہ کسی طرح قرآن کریم کی حفاظت پر وہ کوئی اعتراض کر سکیں۔ لیکن آخر مجبور ہو کر ان کو ماننا پڑا ہے کہ سب اعتراض فضول اور لغو ہیں۔ قرآن کریم آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ اس وقت محفوظ تھا جب رسول کریم ﷺ دنیا سے جدا ہوئے تھے۔

سر ولیم میور کی شہادت

سر ولیم میور اپنی کتاب "دی کران" (القرآن) میں لکھتے ہیں:

"زید کا نظر ثانی کیا ہوا قرآن آج تک بغیر کسی تبدیلی کے موجود ہے۔ اس احتیاط سے اس کی نقل کی گئی ہے کہ تمام اسلامی دنیا میں صرف ایک ہی نسخہ قرآن کا استعمال کیا جاتا ہے"۔

جو اختلاف قرآن کریم کے نسخوں میں نظر آتا ہے وہ قریباً سب کا سب زیروں زبروں اور وقف وغیرہ کے متعلق ہے لیکن چونکہ زیر زبر اور وقف وغیرہ کی علامات سب بعد کی ایجاد ہیں۔ وہ اصل قرآن کریم کا حصہ ہی نہیں ہیں اور نہ اس کا جو زید نے جمع کیا تھا"۔ (صفحہ ۳۹)

"یہ بات یقینی ہے کہ زید نے جمع قرآن کا کام پوری دیانتداری سے کیا تھا اور علیؓ اور ان کی جماعت کا جو بد قسمت عثمان (ؓ) کے مخالف تھے اس قرآن کر تسلیم کر لینا ایک یقینی ثبوت ہے کہ قرآن اصلی تھا"۔ (صفحہ ۳۹۔۴۰)

یہ تمام ثبوت دل کو پوری تسلی دلا دیتے ہیں کہ وہ قرآن جسے ہم آج پڑھتے ہیں لفظاً لفظاً وہ یہ ہے جسے نبی (ﷺ) نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا تھا"۔ (صفحہ ۴۰)

ایک مومن کی دلیل خواہ کس قدر ہی زبردست ہو لیکن دل میں شبہ رہتا ہے کہ شاید اس نے مبالغہ سے کام لیا ہو گا۔ لیکن یہ اس شخص کی تحریر ہے جس نے پورا زور لگایا ہے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کی شان کو گرا کر دکھائے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس اقرار صداقت کے وقت سر میور کا دل کس قدر غم وغصہ کا شکار ہو رہا ہو گا لیکن چونکہ انہیں گریز کا کوئی موقعہ نہ ملا اس لئے انہیں قرآن کریم محفوظ ہونے کا اقرار کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔

اس شہادت کو دیکھنے کے بعد ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ دشمن بھی اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ قرآن کریم ہر قسم کے دخل سے پاک ہے اور ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ کی پیشگوئی نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی ہے اور یہ اس کی عبارت کا معجزہ ایک ایسا معجزہ ہے جس کی مثال کوئی اور کتاب پیش نہیں کر سکتی۔

قرآن کریم کے مفہوم کی حفاظت کا معجزہ!

دوسری مثال کے طور پر میں اسی آیت کے ایک دوسرے مفہوم کو پیش کرتا ہوں۔

کلام کی حفاظت کئی طرح کی ہوتی ہے۔ اس کے لفظوں کی حفاظت کے ذریعہ سے بھی اور اس کے مفہوم کی حفاظت کے ذریعہ سے بھی اور اس کے اثر کی حفاظت کے ذریعہ سے بھی۔ میں لفظوں کے علاوہ اس کے مفہوم کی حفاظت کے معجزہ کو پیش کرتا ہوں۔ بالکل ممکن ہے کہ ایک کتاب کے لفظ تو ایک حد تک موجود ہوں لیکن اس کا صحیح مفہوم سمجھنے والے لوگ نہ مل سکیں۔ جیسے کہ وید ہیں کہ خواہ بگڑے ہوئے نسخے ہوں لیکن بہرحال اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ تو موجود ہے۔ لیکن ویدوں کی زبان اب دنیا سے اس قدر مٹ چکی ہے کہ کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وید کی عبارت کا مطلب کیا ہے؟ شرک اور توحید، توہم پرستی اور ستارہ پرستی اور طب اور شہوانی تعلقات کی باریکیاں اور ہر قسم کی متضاد باتیں اس سے نکالی جاتی ہیں۔ لفظ ایک ہوتے ہیں معنوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ایک قوم وام مارگ کی تعلیم اس سے نکالتی ہے تو دوسری ویدانت کی۔ اور اختلاف مفہوم میں نہیں بلکہ ترجمہ میں ہوتا ہے۔ اور ایک جگہ نہیں بلکہ شروع سے لے کر آخر تک سارے ہی وید میں اختلاف ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی زبان ایسی محفوظ ہے کہ گو بعض جگہ پر ایک لفظ کے مختلف معانی کی وجہ سے معنوں کا اختلاف ہو جائے۔ لیکن اول تو وہ اختلاف محدود ہوتا ہے دوسرے اس کا حل خود قرآن کریم میں موجود ہوتا ہے یعنی اس کے غلط معنے کرنے ممکن ہی نہیں ہیں کیونکہ قرآن کریم اپنی تفسیر خود کرتا ہے اور اگر کوئی شخص غلط معنے کر دے تو دوسرے جگہ کسی اور آیت سے ضرور اس کے معنوں کی غلطی ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ﴿وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن کریم کی ایک آیت دوسری کی حفاظت کرتی ہے!

یعنی قرآن کریم کے مفہوم کے سمجھنے کے لئے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہم نے خود ہی اس کے اندر ایسا سامان پیدا کیا ہوا ہے کہ غلطی فوراً پکڑی جاتی ہے اور غلطی کرنے والا اپنے معنوں کی قرآن کریم کے دوسرے حصوں سے تطبیق پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ قرآن کریم کا ایسا معجزہ ہے کہ اس کی مثال بھی کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتی۔ دوسری کتب ایسی طرح لکھی ہوئی ہیں کہ اگر ایک حصہ کے معنوں کو بدل دیا جائے تو دوسرے حصے ہرگز اس غلطی کو ظاہر نہیں کرتے۔ لیکن قرآن کریم کی ہر آیت کی حفاظت کرنے والی دوسری آیتیں موجود ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخص غلطی کرتا ہے تو فوراً دوسری آیات اس غلطی کو ظاہر کر دیتی ہیں اور اس طرح غلطی کرنے والا پکڑا جاتا ہے۔

غرض رسول کریم ﷺ بطور ملہم بھی سب ملہموں سے افضل ہیں کیونکہ آپ کا الہام زندہ ہے اور اس قدر زبردست معجزانہ اثرات اپنے اندر رکھتا ہے کہ کوئی اور الہام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور کوئی کتاب آپ کی کتاب کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی!!

(بشکریہ: اخبار الفضل قادیان دارالامان ۲۵/اکتوبر ۱۹۳۰ء)

بقیہ: تنزانیہ میں نومبایعین کا صوبائی تربیتی جلسہ از صفحہ نمبر ۱۲

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت کر کے خدمت کی سعادت حاصل کی۔ نیز وہ احباب بھی جو اپنے کاروبار اور گھربار چھوڑ کر اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و اوقات میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو اپنے ان فضلوں کا وارث بنائے جو ان جلسوں سے وابستہ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے ان للّٰہی جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ (آمین)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

خطبہ جمعہ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ فرض ہے تو آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام ہیں سب پر اسی طرح فرض ہے

اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا ہوئی ہے اور تبلیغ کے ذریعہ ہی دین کو غلبہ عطا ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی غیر معمولی حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مبشر رؤیا کا تذکرہ جس کا اطلاق آج کل کے زمانہ پر ہوتا ہے۔ دعا کریں کہ خدا اسے بڑی شان سے پورا فرمائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۸؍ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۸؍تبوک ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ. وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾۔(سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

اے رسول! اچھی طرح پہنچادے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تبلیغ کا حکم دے رہی ہے اور بعض لوگ سوال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا تبلیغ فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے تو آپؐ پر اکیلے پر تو فرض نہیں تھی۔ آپؐ کے پیچھے چلنے والے جتنے غلام ہیں سب پر اسی طرح فرض ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہی سارا کلام تو نہیں پہنچا سکتے تھے۔ آپؐ کے صحابہ آپ کے غلام کثرت سے تبلیغ کرنے والے تھے اور آئندہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور تبلیغ ہی کے ذریعہ اسلام کا غلبہ ہو رہا ہے۔ پس یہ سوال بالکل بیہودہ ہے کہ فرض ہے کہ نہیں۔ لازماً اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ فرض تھی تو ہم سب پر فرض ہے۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت کے متعلق کچھ باتیں بیان کرنے کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی غلامی میں جو حفاظت عطا کی ہے اس کے کچھ واقعات سناؤں گا اور الہامات بھی۔

بنی ہاشم کے خادم عبدالحمید اپنی والدہ سے جو کہ آنحضرتؐ کی بیٹیوں کی خادمہ تھیں روایت کرتے ہیں کہ اُن سے آنحضرتؐ کی بیٹی نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ اُن سے فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کو اٹھو تو یہ دُعا پڑھو:

”پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ۔ ہر ایک طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ جس کام کو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جس کو نہ چاہے وہ تکمیل نہیں پا سکتا۔ مَیں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے“۔

فرمایا: پس جو کوئی یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جو کوئی شام کے وقت یہ دعا پڑھے گا وہ صبح ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما يقول اذا أصبح)

اللہ کی حفاظت میں تو دن رات ہمیشہ لوگ رہتے ہیں۔ اس کے آگے بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت کرنے والے فرشتے چلتے ہیں۔ اس کے پیچھے بھی چلتے ہیں رات کو بھی اور صبح کو بھی۔ لیکن یہ دعا خاص طور پر اس لئے سکھائی گئی ہے تاکہ لوگ اس دعا کی طرف توجہ کریں اور رات کو بھی اللہ کی حفاظت میں آ کر سویا کریں، صبح اٹھا کریں تو شام تک اللہ کی حفاظت کے لئے دعا کیا کریں۔ یہ توجہ دلانا مقصود ہے کہ تم دعا نہیں کرو گے تو پھر تمہاری کوئی حفاظت نہیں ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”اس آیت پر مجھے ایک مضمون سوجھا کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ کیسے بڑے آدمی، کیسے مدبّر تھے اور بارُعب۔ حضرت عثمانؓ ایک چلتا پُرزہ قوم بنو امیہ میں سے تھے جن میں بڑے بڑے عقلمند اور تجربہ کار تھے۔ حضرت علیؓ بڑے شجاع و بہادر تھے مگر قتل کرنے والوں نے حضرت علیؓ کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کو مارنے والوں نے تمام صحابہ کرام کے سامنے مار دیا۔ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھتے ہوئے ایک اکیلے شخص نے خنجر لگا دیا۔ حالانکہ وہ زمانہ اسلام کی پوری شوکت کا زمانہ تھا۔ ان لوگوں کے پاس حفاظت کے سامان بھی تھے۔ اردگرد سب خیر خواہ تھے مگر پھر بھی قتل کر ہی دیئے گئے۔ برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مشکلات میں، عرب کا اکثر حصہ اور اپنے پرائے دشمن۔ پھر کس تحدّی سے جاہلوں کو پیشگوئی کی جاتی ہے ”وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس“۔ اور یہ پیشگوئی پھر پوری نکلتی ہے“۔

(ضمیمہ اخبار بدر، قادیان۔ ۱۲؍اگست ۱۹۰۹ء۔ حقائق الفرقان۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)

یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریر میں تھوڑا سا اختصار ہوتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ تین آخری خلفاء تو مارے گئے اور باوجود اس کے کہ ان کی حفاظت کے انتظامات تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ اکیلے ہر میدان جنگ میں آگے نکلتے ہیں اور قطعاً کوئی پروا نہیں اور جب تک قرآن کریم پورا نازل نہیں ہو گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف نہیں بلایا اور اس وقت بلایا جبکہ خود آپ سے پوچھا کہ اب تیرا کیا کام ہے یہاں۔ تو اگر چاہے تو تجھے اور بھی مہلت دی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں وفات پا گئے کہ بار بار یہ فرما رہے تھے **اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، اِلَى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى**۔ ایک روایت میں ہے **فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى**۔ مَیں تو اپنے اعلیٰ رفیق کے اندر جذب ہو جانا چاہتا ہوں، مجھے اب واپس بلا لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا۔ حالانکہ لوگوں نے طرح طرح کے دکھ دیئے۔ وطن سے نکالا، دانت شہید کیا، انگلی کو زخمی کیا اور کئی زخم تلوار کے پیشانی پر لگائے۔ سو در حقیقت اس پیشگوئی میں بھی اعتراض کا محل نہیں کیونکہ کفار کی حملوں کی علت غائی اور اصل مقصود آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زخمی کرنا یا دانت کا شہید کرنا نہ تھا بلکہ قتل کرنا مقصود بالذات تھا۔ سو کفار کے اصل ارادے سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا نے محفوظ رکھا“۔ (ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴)

یہی وہ دلیل ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے متعلق ہم پیش کرتے ہیں ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ......﴾ میں یہ مراد نہیں کہ وہ صلیب دیئے ہی نہیں گئے۔ مراد یہ ہے کہ صلیب کی جو علتِ غائی تھی کہ صلیب پر آپ کو مار دیا جائے اس میں وہ ناکام ہو گئے۔ پس ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ کا آخری نتیجہ یہ نکالا کہ ہرگز کسی قیمت پر بھی وہ حضرت مسیحؑ کو قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت ﷺ اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو ﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ کی آیت نہ نازل ہوتی، حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے"۔ (البدر۔ ۲/دسمبر ۱۹۰۲ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی حفاظت کی فکر اس لئے نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ کا وعدہ فرمادیا تھا۔ اس وعدہ کے ہوتے ہوئے پھر آپ کو اپنی حفاظت کی کبھی بھی کوئی فکر نہیں ہوئی۔ ہر جنگ میں، ہر خوفناک لڑائی میں، آپ سب سے آگے ہوتے تھے اور صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ وہ سب سے بہادر ہے کیونکہ لڑائی سب سے زور سے وہاں چلتی تھی جہاں آنحضرت ﷺ ہوتے تھے۔ اور اعلان فرمادیا کرتے تھے کہ میں ہوں۔ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ۔ تاکہ سب لوگ صحابہ کو چھوڑ کر آپؐ کی طرف دوڑیں اور آپ کو مارنے کی کوشش کریں۔ یہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ اس خطرناک موقع پر بھی خود آپؐ کی حفاظت فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر ہے البدر۔ ۱۶/دسمبر ۱۹۰۳ء:۔

"خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔ وہ وعدہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے، آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔ یہ طریق انبیاء کا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ" کہ تم اپنے آپ کو خود دیدہ دانستہ ہلاکت میں نہ ڈالو۔ "یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ آگ میں ہمیں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہ جلیں گے"۔

پس بعض مولوی جو بڑی شوخی سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تم بھی آگ میں چھلانگ لگاؤ ہم بھی لگائیں گے وہ پہلے مجھے کہتے ہیں چھلانگ لگانے کے لئے، بعد میں خود چھلانگ کی بات کرتے ہیں۔ اور ان کو قرآن کریم کی اس آیت کا پتہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے کہ اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈالا جائے۔ مگر اگر کوئی زبردستی پھینک دے تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے انڈونیشیا کے واقعات میں بیان کیا تھا کہ بار بار آگ نے آپ کے غلاموں کو جلانے کی کوشش کی مگر جلانے میں ناکام رہی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جو حفاظت کے وعدے دئے گئے اور کس شان سے وہ حفاظت کے وعدے پورے کئے گئے ان کے چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کررہے تھے کہ مرزا کافر ہے اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا اور سیدھا بہشت کو جائے گا"۔

یہ تو اس زمانے کے مولوی تھے آج کل کے مولوی اور بھی ترقی کر چکے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جو کسی احمدی کو مارے گا وہ جنت میں اس حال میں جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ، نعوذ باللہ خود اس کے استقبال کے لئے آگے آئیں گے۔ یہ پرانے زمانے کی جہالت اب جہالت در جہالت بن چکی ہے۔ اور آج کل تو مولویوں کی خباثت کا حال بہت ہی برا ہوگیا ہے۔ جتنی جماعت احمدیہ کو ترقی مل رہی ہے اتنا ہی مولوی حسد کی آگ میں جل کر بیچارے پاکستان کے مظلوم احمدیوں پر اور بھی زیادہ ظلم کررہے ہیں۔ بہرحال یہ واقعہ ہے جو مفتی محمد صادق صاحبؓ کی زبان میں میں پیش کر رہا ہوں۔ پس اس نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدھا بہشت میں جائے گا۔

"بہت جوش کے ساتھ اُس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا اُس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحب کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا"۔

اب آج کل تو ظاہری حفاظت کے لئے پوری کوشش کی جاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی وجہ سے ہمیں خطرہ ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ خطرہ میں خود تھے۔ آپ کی ڈیوڑھی پر کوئی دربان نہیں ہوتا تھا اور جو چاہے گھر میں داخل ہو جاتا۔

"ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش نہ تھی۔ اتفاق سے اُس وقت حضرت صاحبؑ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کررہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ مُریدین تھے اور کچھ غیر مُریدین ارد گرد بیٹھے ہوئے حضورؑ کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحبؑ نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اُس تقریر کا کچھ اثر اُس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اُس کے کندھے سے اُتر کر اُس کے ہاتھ میں زمین پر آگیا اور مزید تقریر سننے کے لئے بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرتؑ نے اُس سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا بند کیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضورؑ مجھے آپؑ کے دعویٰ کی سمجھ آگئی ہے اور میں حضورؑ کو سچا سمجھتا ہوں اور آپؑ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اِس وقت آیا تھا کہ لٹھ کے ساتھ آپؑ کو قتل کر ڈالوں۔ اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپؑ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور میں سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپؑ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بیجا دشمنی سے بھرا ہوا تھا۔ آپؑ بے شک سچے ہیں اور آپؑ کی باتیں سب سچی ہیں۔ میں بھی آپؑ کے مُریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے اُس کی بیعت کو قبول فرمایا"۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۱۴۔۱۵)

اب حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

"کرم دین کے مقدمہ فوجداری کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم جارہے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گاڑی لاہور سٹیشن پر کھڑی تھی تو لوگ حضورؑ کی زیارت کے لئے اس کثرت سے جمع تھے کہ اندازہ محال ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی منتیں کرتے تھے کہ ہمیں زیارت کر لینے دو۔ اسی اثناء میں ایک احمدی بزرگ منشی احمد دین صاحب آگے بڑھے۔ جس کھڑکی میں حضورؑ تشریف فرما تھے وہاں گاڑی کے قریب ایک گورا سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند اور آدمی حفاظت کے لئے کھڑے تھے انہوں نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی ننگی تلوار اُلٹی کر کے ان کے ہاتھ پر رکھ دی اور کہا کہ ہاتھ پیچھے ہٹالو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اُن کا مرید ہوں اور مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اُس انگریز سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم کون ہیں۔ ہم اس وقت ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اس وقت دوست دشمن کی تحقیقات نہیں کی جاسکتیں۔ آپ ہاتھ ہٹالیں۔ ہمارا فرض ہے کہ بٹالہ سے جہلم تک اور جہلم سے واپس بٹالہ تک بخیریت ان کو پہنچا دیں۔ اس لئے ہم کسی کو اجازت نہیں دے سکتے۔ اس واقعہ کے وقت حضورؑ کسی اور کام میں مصروف تھے اور حضورؑ کو اس کا علم نہ تھا۔ جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو حضورؑ ہنس کر فرمانے لگے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا انتظام ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے"۔ (روایات میاں معراج الدین صاحب رضی اللہ عنہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۹ صفحہ ۱۸۲۔۱۸۳)

اب اس میں توجہ کے لائق یہ بات ہے کہ حکومت نے جو آپ کی حفاظت کا انتظام کیا تھا یہ حکومت کی اپنی طرف سے تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز حکومت سے کسی حفاظت کی درخواست نہیں کی تھی۔ ساری عمر کبھی نہیں کی۔ پس اس وقت چونکہ مولویوں کا جوش بہت ہوا کرتا تھا اس لئے حکومت یہ سمجھتی تھی کہ اس سفر کے دوران میں ہماری ذمہ داری ہے لیکن بٹالہ تک اور جو بٹالہ کے بعد اصل خطرناک علاقہ شروع ہوتا تھا وہاں پہنچ کر وہ اپنی ذمہ داری سے ہاتھ کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر قادیان میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کوئی پہریدار، کسی قسم کا کوئی حفاظت کا انتظام نہیں۔ صبح اکیلے سیر کو جایا کرتے تھے۔ صحابہ بعد میں دوڑ دوڑ کر پیچھے سے آکر ملا کرتے تھے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی حفاظت کا کامل یقین تھا۔ ایک ادنیٰ سا بھی شک نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

ایک اور واقعہ ہپناٹزم کے ماہر کا بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں گجرات کا رہنے والا ایک ہندو ایک برات کے ساتھ قادیان آیا۔ یہ شخص علم توجہ یعنی ہپناٹزم کا ماہر تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں گیا تاکہ حضورؑ پر توجہ کا اثر ڈال کر بھری مجلس میں حضورؑ سے کوئی نازیبا حرکت کرائے جس سے لوگوں پر حضورؑ کا روحانی اور اخلاقی اثر زائل ہو جائے"۔

اس کی نیت یہ تھی کہ وہ مسمریزم کے ذریعہ آپ کے دماغ میں ڈالے کہ آپ ناچنے لگ جائیں۔ تو لوگ یہ دیکھیں گے کہ مرزا صاحب ان کے سامنے ناچنے لگ گئے ہیں تو لازماً وہ سب نفرت سے منہ پھیر لیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ تو ایک دنیاوی انسان ہے۔ تو اس نیت سے وہ بیٹھا اپنی پوری توجہ ڈال رہا تھا۔

"جب وہ مجلس میں آیا تو حضورؑ کے سامنے بیٹھ کر اپنی توجہ کا اثر حضورؑ پر خاموشی سے ڈالنا شروع کر دیا مگر حضورؑ پوری دلجمعی کے ساتھ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس شخص کے بدن پر کچھ لرزہ آیا اور اُس کے منہ سے کچھ خوف کی آواز بھی نکلی لیکن وہ سنبھل گیا اور پھر زیادہ زور کے ساتھ توجہ ڈالنی شروع کی۔ اس پر اُس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا مسجد سے بھاگتا ہوا نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور بعض دوسرے لوگ بھی اس کے پیچھے گئے اور اُس کو پکڑ کر سنبھالا۔ جب اُس کے ہوش ٹھکانے آئے تو بعد میں اس نے بیان کیا کہ مَیں علم توجہ کا بڑا ماہر ہوں، مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ مرزا صاحب پر توجہ ڈال کر اُن سے مجلس میں کوئی نازیبا حرکت کراؤں مگر جب مَیں نے اُن پر توجہ ڈالی تو مَیں نے دیکھا کہ میرے سامنے ایک شیر کھڑا ہے۔ مَیں اُسے اپنا وہم قرار دے کر سنبھل گیا اور دوبارہ توجہ ڈالنی شروع کی۔ اس پر مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر میری طرف بڑھ رہا ہے جس سے میرا بدن لرز گیا مگر مَیں نے پھر اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنی ساری طاقت اور ساری توجہ مجتمع کر کے اور اپنا سارا زور لگا کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالی۔ اس وقت مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر خوفناک صورت میں مجھ پر اس طرح حملہ آور ہوا ہے کہ گویا مجھے ختم کرنا چاہتا ہے۔ جس پر میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور مَیں مسجد سے بھاگ اٹھا"۔

(سیرۃ طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ صفحہ ۱۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی خطرات سے بار بار محفوظ رکھتا تھا۔ خاص طور پر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے رخصت ہوتے وقت ان کے لئے دعا کرتے تھے۔ تو اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے متعلق اصحاب احمد میں روایت ہے:

ایک مرتبہ موسم گرما میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس چند دن قیام کے بعد قادیان سے جانے لگے تو حضورؑ کی خدمت میں اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو حضورؑ نے فرمایا: "آپ کبھی کبھی ملا کریں"۔ پھر سب کو شرفِ مصافحہ عطا کر کے فرمایا: "اچھا، خدا حافظ"۔

قادیان سے بٹالہ تک پانچ دفعہ سانپ ملے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحبؓ کے پاؤں پر بھی چڑھ گیا لیکن "خدا حافظ" کی برکت سے اللہ نے محفوظ رکھا۔

(اصحاب احمد۔ جلد ہشتم۔ صفحہ ۱۳)

اب بعض الہامات ۱۸۹۹ء سے۔ "وہ مقدمہ جو منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہو کر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور میں میرے پر چلایا گیا تھا اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخر کار دشمنوں کے بد ارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔

سو ایسا ہی وقوع میں آیا..... قبل اس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد مَیں نے دعا کی اور وہ دعا منظور ہو کر آخر میں بریت ہوئی۔ اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہوا کہ "تیری عزت اور جان سلامت رہے گی۔ اور دشمنوں کے حملے جو اسی بد غرض کے لئے ہیں، ان سے تجھے بچایا جائے گا"۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹۔ تذکرہ صفحہ ۳۳۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض دفعہ بیماری کا بڑا شدید حملہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جان کنی کی سی حالت پہنچ جایا کرتی تھی۔ لیکن دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو دُور کر دیا کرتا تھا۔ ایسے واقعات بڑی کثرت سے صحابہ کی روایات میں درج ہیں۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے"۔ خدا کی وحی " وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہوتی رہی۔ فرمایا کہ اگر یہ وحی نہ ہوتی اور اللہ کا خاص حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو رات میں سمجھا تھا کہ میرا آخری وقت آگیا ہے۔ "اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر مَیں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو مَیں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ مَیں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفرّ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ مَیں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ مَیں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر مَیں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔ "رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ"۔ اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرمایا۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا، ہر ایک آفت سے نجات ہو گی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۲،۴۴۳)

اس قسم کی ایک رؤیا مَیں نے بھی دیکھی تھی جس میں بھینسے حملہ کرتے ہیں۔ وہ تین ہی بھینسے تھے اور ایک دفعہ حملہ کیا، پھر دوسری دفعہ حملہ کیا اور پھر تیسری دفعہ حملہ کر کے جو مجھے سینگ مارنے کی کوشش کی تو مَیں اس کے سر اور سینگوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ اور اس حالت میں مَیں محفوظ جگہ پہنچا ہوں تو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اس وقت وہاں موجود تھے اور یہ آپ کے نام کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت دیا جائے گا۔ پس موت کی کئی خوفناک حالتوں سے خدا تعالیٰ نے میری بھی بار بار حفاظت فرمائی ہے۔

۲۲؍اپریل ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا: "اِنَّ اللّٰهَ حَافِظُ كُلِّ شَيْءٍ"۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ۔ صفحہ ۲۶۔ تذکرہ۔ صفحہ ۵۱۱)

۲۷؍جنوری ۱۹۰۵ء: "۲۷؍جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آماس نمودار ہوا"۔ ایک موہکہ جیسا نمودار ہوا۔ "جس سے تکلیف بہت ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِي، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ . يَا حَفِيْظُ ، يَا عَزِيْزُ ، يَا رَفِيْقُ ، يَا وَلِيُّ اشْفِنِي"۔ (بدر جلد ۴ نمبر ۴ بتاریخ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

ترجمہ اس کا یہ ہے: مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں۔ جو کافی ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے، اے غالب، اے رفیق، اے ولی مجھے شفا دے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس الہام کے بعد ازخود ہی بغیر کسی علاج اور دوا کے شفا ہو گئی اور جو ابھار نکلا ہوا تھا وہ بیٹھ گیا۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۱۶/اپریل ۱۹۰۶ء کا: "اِنِّیْ حَفِیْظُکَ"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ بتاریخ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء)۔

ترجمہ: مَیں تیری نگہبانی کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۲۷/اپریل ۱۹۰۶ء کا الہام ہے:

"رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَ عُمُرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ"۔

(بدرجلد ۲نمبر ۱۸ بتاریخ ۳/مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

"اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو۔ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں"۔ عُمُرَھَا میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں کیونکہ ضمیر مادہ کی طرف ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے علاوہ حضرت اماں جان کے لئے بھی دعا کی توفیق ملی۔ اور اس کے نتیجہ میں حضرت اماں جان نے بعد میں بہت لمبی عمر پائی اور خدا تعالیٰ نے ہر خطرہ سے آپ کو محفوظ رکھا۔

۱۹۰۶ء کا ہی الہام ہے: "رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ بتاریخ ۲۹/نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اے میرے رب! میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرالیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اَلدَّار کی حفاظت کا وعدہ دیا گیا تھا اس میں آپ کو کامل یقین تھا کہ اَلدَّار سے مراد جو روحانی دار میں ہیں وہ بھی محفوظ رہیں گے اور جو میرے گھر کی چاردیواری میں ہیں وہ بھی محفوظ رہیں گے۔ اور جب طاعون بڑی شدت کے ساتھ پھیلا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر صحابہ کرام سے بھر گیا۔ پہلے بھی صحابہ وہاں رہا کرتے تھے مگر اس روز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تاکیداً فرمایا کہ اگر طاعون سے بچنا چاہتے ہو تو اس گھر میں آجاؤ۔

پھر یہ بھی الہام ہوا کہ " سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ "۔ یعنی مَیں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبّر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔ اور مَیں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدا رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔(نزول المسیح)

اس الہام سے چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا گھر بہرحال طاعون سے کلیۃً محفوظ رہے گا اس لئے حضرت اقدس نے اپنے بہت سے احباب کو اپنے گھر میں رہنے کی دعوت دے دی۔ حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین صاحب، حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی حضور نے اپنے گھر میں جگہ دے دی۔ ان کے علاوہ بعض اور خاندان بھی حضرت اقدس کے گھر میں رہنے لگے مگر باوجود اس قدر اژدھام کے کسی شخص نے ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کی اور خدا تعالیٰ نے ایسی اعلیٰ حفاظت فرمائی کہ انسان تو کیا ایک چوہا تک بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں کبھی نہیں مرا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر مَیں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے"۔

اور اب تو اللہ کے فضل سے یہ درخت حضرت مسیح موعودؑ کا اتنا بڑھ چکا ہے کہ کروڑ ہا کروڑ، اب تک قریباً بیس کروڑ احمدی ہو چکے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔

"یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں، وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو کبھی تو خدا سے شرم کرو۔ کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کر سکتے ہو۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا۔ جب ملک میں طاعون پھیلی تو کئی لوگوں نے دعویٰ کر کے کہا کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہو جائے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تیری حفاظت کروں گا اور طاعون تیرے نزدیک نہیں آئے گی بلکہ یہ بھی مجھے فرمایا کہ مَیں لوگوں کو یہ کہوں کہ آگ سے (یعنی طاعون سے) ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے اور نیز مجھے فرمایا کہ مَیں اس تیرے گھر کی حفاظت کروں گا اور ہر ایک جو اس چاردیواری کے اندر ہے وہ طاعون سے بچا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نواح میں سب کو معلوم ہے کہ طاعون کے حملہ سے گاؤں کے گاؤں ہلاک ہو گئے اور ہمارے اردگرد قیامت کا نمونہ رہا مگر خدا نے ہمیں محفوظ رکھا"۔(حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۲۵۱۔۲۵۲)

اس ضمن میں مولوی محمد علی صاحب جو بعد میں لاہوری ہو گئے تھے ان کا ایک واقعہ بیان ہے۔ سلسلہ الہامات میں سب سے کچا مولوی، اس قسم کا ایک الہام مولوی محمد علی صاحب کے متعلق تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الہامات میں سے بعض دفعہ کبھی کبھی ان کو شک بھی پڑ جاتا تھا کہ یہ پورے ہونگے یا نہیں۔ اب طاعون نے اگر حملہ کیا تو مولوی محمد علی صاحب پر ہی کیا۔

"ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو سخت بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے " اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار "۔ تب مَیں ان کی عیادت کے لئے گیا اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر مَیں نے ان کو کہا کہ "اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو پھر مَیں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے"۔ یہ کہہ کر مَیں نے اُن کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا"۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵)

اور طاعون کی گٹھلی بھی پگھل کر غائب ہو گئی۔ طاعون کا حملہ تو ہوا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے شرّ سے بچایا۔

اب آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مبشر رؤیا بیان کرتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اب بھی اس مبشر رؤیا کو بڑی شان کے ساتھ پورا فرمائے۔

"مدّت کی بات ہے مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ تو اندر باغ میں چلے گئے اور اُن کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا۔ جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مَرے پڑے ہیں اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رِقّت

جرمنی کے احباب کے لئے سنہری موقع

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

گورنمنٹ جرمنی کا تسلیم شدہ ایجوکیشن سنٹر

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de Ehrharstr.4 30455 Hannover

(Telekommonikationstechnik) جدید ترین تعلیم کا بہترین موقع

Informatiker , IT- System-Elektroniker and other neu IT-Profession's

اب اپنے تعلیمی اخراجات Arbeitsamts سے دلوائیں

مزید معلومات کے لئے ہمارے دفاتر سے رجوع کریں

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۱۰۰،۰۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے"۔

فرمایا: "اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مُراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں"۔ اب اُس زمانے میں تو ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رؤیا جو ہے یہ یقیناً آج کے زمانے پر اطلاق پا رہا ہے جیسا کہ آپ آگے جا کے دیکھیں گے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رؤیا بڑی شان سے پورا ہوگا۔ "اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا"۔

فرمایا: "یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اس کا سَر کٹا ہوا ہے۔ اس سے یہ مُراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبّر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۴-۲۵)

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آنحضرت ﷺ کی حفاظت کا وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اس کا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر کرتے ہیں:

"آنحضرت (ﷺ) کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا"۔

(بدر جلد ۴ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا انجام اتفاقی انجام نہیں تھا بلکہ آپ نے شروع ہی سے کہہ دیا تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا اور دشمن آپ کے قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اس طرح آپ نے دنیا کو ہوشیار کر دیا تھا کہ مَیں استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰ کی پیشگوئی کے مطابق قتل نہیں کیا جاؤں گا کیونکہ مَیں جھوٹا نہیں بلکہ حقیقی طور پر موسیٰ کی پیشگوئی کا مصداق ہوں"۔ ('دیباچہ تفسیر القرآن' صفحہ ۷۱-۷۲ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ ستمبر ۱۹۴۸ء)

اب یہ جو موقعہ ہے یہ بات بیان کرنے کا وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے متعلق پہلی کتابوں میں پیشگوئی تھی کہ وہ قتل نہیں کیا جائے گا تو اس سے مراد استثناء باب ۱۸ کی یہ پیشگوئی ہے کہ اس موسیٰ کی طرح تجھ پر بھی یہ وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ تیری اسی طرح حفاظت کرے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حوالے دئے ہیں وہ اصل بائبل میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس کے ان سچے وعدوں کے مطابق ہم بھی پورے اتریں اور خدا تعالیٰ ہم سب کی بھی حفاظت فرمائے۔ خصوصاً اہل ربوہ کی حفاظت فرمائے جو بہت تنگی میں وقت گزار رہے ہیں۔

✿✿✿✿......❀❀❀......✿✿✿✿

بقیہ: اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

سے کوئی بات نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضور واپس تشریف لے آئے۔ میں نے حضور سے راستے میں دریافت کیا کہ حضور آپ کو وہ مضمون معلوم تھا کہ کیا لکھا تھا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ذلیل نہیں کیا کرتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ضرور مضمون بتا دینا تھا۔ اگر وہ اسلام قبول کرنے کا وعدہ کرتا۔ (رجسٹر نمبر ۱)

حضرت سردار کرم داد خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سردار کرم داد خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ولی داد خان صاحب ساکن جمالی بلوچاں (ضلع شاہ پور) کو ۱۹۰۲ء میں زیارت اور بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے حضور کا خطبہ مسجد اقصیٰ میں سنا (جو) حضور نے يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ پر فرمایا۔ اور فرمایا کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ اور فرمایا تمہارے درمیان وہی مسیح بول رہا ہے جس کی خبر خدا نے دی تھی اور اس کے رسول نے دی تھی۔

اس کے بعد میں نے حضور علیہ السلام کی زیارت 1904ء بمقام گورداسپور میں کی تھی جب حضور پر کرم دین بھین والے نے مقدمہ کر رکھا تھا۔ اتنے دن ٹھہرا رہا ہوں جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو گیا۔ جب مجسٹریٹ نے پانچ صد روپیہ جرمانہ کیا۔ خواجہ کمال الدین نے فوراً روپیہ آگے رکھ دیا۔ بندہ عدالت میں موجود تھا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا کہ خواجہ کمال الدین کو پانچ سو روپیہ ساتھ لے جانے کی توفیق ملی جو بعد میں واپس کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت مجسٹریٹ کا خیال تھا کہ پانچ سو روپیہ جرمانہ کروں فوراً تو دے نہیں سکیں گے اس لئے کم از کم ایک رات تو جیل میں رہنا پڑے گا۔

"بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی بیعت کی۔ درمیانی جھگڑوں کا بھی علم ہوتا رہا۔ چنانچہ جب ایک مجلس مسجد مبارک میں منعقد کی گئی۔ بندہ اس میں حاضر تھا مولوی محمد علی صاحب، صدر دین صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب چاہتے تھے کہ مدرسہ احمدیہ قائم نہ ہو جو حضرت مسیح موعودؑ کا تجویز کردہ تھا۔ بہت جوش کے ساتھ تقریریں کرتے رہے اور کہتے تھے کہ ہم نے کوئی ملّاں پیدا کرنے ہیں، جنہوں نے آگے دین کا ستیاناس کیا ہے۔ جب خواجہ صاحب کا لیکچر ختم ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب حضور نے صدر کی اجازت لے کر لیکچر شروع فرمایا تو خواجہ صاحب کا جو اثر مجلس کے اکثر افراد پر تھا، کافور ہو گیا بلکہ جب انہوں نے یہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آنکھیں بند کرنے کے بعد ہی حضورؑ کے ارادوں پر پانی پھیرنا شروع کر دیا گیا ہے...... تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور مسیح موعودؑ کے فدائی زار و قطار روئے اور سب نے حضور کے ساتھ اتفاق کیا کہ مدرسہ احمدیہ ضرور ہونا چاہئے۔ پھر جب حضرت صاحب خود خلافت کے منصب پر متمکن ہوئے۔ بندہ چھاؤنی لاہور میں موجود تھا۔ ادھر مولوی صاحب کی وفات ہوئی ادھر ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ فوراً ہمارے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ بیعت میں جلدی نہ کرنی چاہئے۔ میں نے کہا جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس میں جلدی یا نہ جلدی کے کیا معنی ہوئے؟ جس کو خدا خلیفہ بنائے گا ہم بیعت کریں گے۔ مگر آپ کے یہاں آنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت محمود خلیفہ ہوئے تو آپ لوگ بیعت نہیں کریں گے۔ ہاں اگر محمد علی خلیفہ ہوئے تو ہم ضرور بیعت کریں گے۔ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ محمد حسین شاہ صاحب سخت غصہ میں بھر گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے کہنے لگے کہ تم لوگ اپنے بھائیوں پر بدظنی کرتے ہو۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ ہم بیعت کر لیں گے کہ نہیں۔ میں نے کہا یہاں آپکے آنے کا کیا مطلب تھا؟۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۱-۲)

حضرت سکندر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سکندر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہاجر ولد چوہدری ولیداد صاحب نمبردار سکنہ لکھن کلاں ضلع گورداسپور کی روایت ہے:۔

"پہلے پہل جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو دیکھا آپ گورداسپور میں پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ میں عدالت سے بری ہوئے تھے اور حضور علی احمد وکیل کے باغ میں تشریف فرما تھے جو بندہ وہاں پہنچا۔ اسوقت حضرت صاحب کی گود میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے یہ الفاظ اپنے کانوں سے سنے کہ جس طرح مسیح ابن مریم جب حاکم کے سامنے پیش عدالت ہوئے تھے اور ان کے ساتھ چور بھی پیش ہوا تھا اور حاکم نے مسیح کو کہا تھا کہ میں آپ میں کوئی قصور نہیں دیکھتا آپ بری ہیں اسی طرح آج جب ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہوا تو میرے ساتھ بھی چور پیش ہوا اور اسی طرح حاکم نے مجھے بھی یہی کہا کہ آپ بری ہیں، آپ کے ذمے قصور کوئی نہیں۔

پھر میں نے موقعہ پا کر حضرت صاحب کے نزدیک جا کر عرض کی کہ حضور میں نے ایک اشتہار پڑھا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ مسیح جو آنے والا تھا وہ میں آگیا ہوں۔ جس کے کان سننے کے ہیں، سنے اور جس کی

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

آنکھیں دیکھنے کی ہیں، دیکھے۔ کیا سچ مچ آپ کا یہ دعویٰ ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے یا کسی اور طرح؟ تو فرمایا کہ قران شریف اور حدیث کی رو سے۔ میں نے پھر عرض کی کہ وہ آیات اور حدیثات مجھے بھی سمجھا دیں تا کہ میں رہ نہ جاؤں تو حضور نے فرمایا کہ یہ سیرے (حلوا) کا خیر نہیں یہ تو سمجھنے کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ وقت نہیں۔ قادیان آجانا وہاں سب کچھ بتایا اور سمجھا دیا جائیگا اور نہ یہاں کتابیں ہیں کہ دیدی جاویں۔ وہاں آؤ گے تو مل جاویں گی۔ اور پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ گاؤں میرا لکھن کلاں متصل کلانور ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مرید بھی مرزا نیاز بیگ نامی وہاں رہتے تھے۔ آپ نے کہا پہنچ کر ان کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا وہ آپ کو کسی حد تک یہ مسئلہ سمجھا دیں گے۔ لیکن وہ کہتے ہیں مَیں بھول گیا اور ان سے مل بھی نہیں سکا۔ وہ کہتے ہیں کہ آخر مجھے ایک رسالہ "وفات مسیح" یا "فتح دین"، دھرم کوٹ والے مولوی فتح دین صاحب کا، مل گیا جس کو پڑھ کر سمجھ آگئی کہ عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو گئے ہوئے ہیں۔ زندہ بالکل نہیں اور "رازِ حقیقت" رسالہ بھی مل گیا۔ اس سے بھی وفات مسیح ثابت ہو گئی اور "براہین احمدیہ" چاروں حصے میں نے سیالکوٹ سے منگوائی۔ منگوانے پر پتہ لگا کہ یہ تو حضرت مرزا صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کے پڑھنے سے بہت فائدہ ہوا۔ آخر ایک دن ایک احمدی شخص اچانک میرے مدرسہ ایمن پور میں دھوپ کے مارے اندر آگئے۔ چارپائی پر "براہین احمدیہ" دیکھ کر مجھے کہا کہ تم احمدی ہو؟ میں نے کہا کہ مجھے احمدی کا پتہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ مرزائی ہو؟۔ میں نے کہا میں نے یہ دونوں نام آج تک نہیں سنے۔ پھر پوچھا کہ تم مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ آخر انہوں نے مجھے بائبل سے کتاب دانیل (دانیال نبی کی) کا بارھواں باب سنایا اور میری تسلی ہو گئی اور بعد ازاں بندہ اور منشی غلام محمد صاحب پنشنر مدرس جو میرے گاؤں کے ہیں دونوں مشورہ کر کے قادیان کو چل پڑے اور قادیان آکر ۳۰ر یا ۳۱ر مارچ ۱۹۰۲ء کو عصر یا مغرب (یاد نہیں) کے وقت دونوں نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

پھر ایک دن ہم دونوں قادیان آئے۔ جاتے وقت بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تاکی (کھڑکی) کے اندر جا کر باہر کو ہماری طرف منہ مبارک کر کے کہا کہ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور بار بار قادیان نہیں آتے یا قادیان نہیں رہتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے اور دروازہ بند کر دیا۔ ہم دونوں بہت فکر مند ہوئے کہ یہ عیب تو ہم میں ہے، اب کیا کریں۔ جاتے جاتے راستے میں دعا کی کہ یاالٰہی کوئی ایسا سبب بنادے کہ ہم قادیان میں رہیں۔ دعا قبول ہو گئی اور جاتے ہی پادریوں کی طرف سے ہم کو اطلاع ملی کہ یا تو تم مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دو یا نوکری چھوڑ دو۔ ہم نے ان کو جواب دیا کہ نوکر رکھو یا نہ رکھو، ہم بیعت نہیں چھوڑ سکتے۔ آخر انہوں نے مارچ یا اپریل ۱۹۰۳ء (یاد نہیں) میں سکول سے علیحدہ کر دیا اور چٹھی لکھ دی کہ بوجہ قادیانی ہو جانے کے ہم ان کو علیحدہ کرتے ہیں......"

مزید فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ حضرت صاحب جب گورداسپور کرم دین والے مقدمہ میں گئے تو رتھ میں حضرت اقدس اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی تشریف فرما تھے۔ رتھ کے ایک طرف نور احمد صاحب کابلی اور دوسری طرف بندہ رتھ کو پکڑے ساتھ ساتھ بنگلہ نہر سٹھیالی تک گئے۔ سٹھیالی کی کوٹھی جا کر حضرت اقدسؑ رتھ سے اتر بیٹھے اور دری بچھا کر اس پر بیٹھ گئے اور سب دوستوں کے ساتھ مل کر سب نے کھانا کھایا جو گوشت، مچھلی اور روٹی وغیرہ گھر سے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ پھر سب اکٹھے گورداسپور کو روانہ ہوئے۔ جب موضع تتڑ پہنچے تو وہاں چھپڑ (ڈھاب) کے پاس اتر کر نماز ظہر کے لئے سب نے وضو کئے اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے جماعت کرائی اور پڑھ کر چل پڑے اور تحصیل کے قریب ایک مکان کرائے (پر) لیا اور اس میں رہائش اختیار کی۔ باقی مہمانوں کے لئے خیمہ لگا دیا گیا۔

ایک دن گرمی کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چارپائی چھت پر بچھا دو۔ چارپائی حسب الارشاد بچھائی گئی۔ جب حضورؑ اوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ چھت کے منڈیر نہیں ہیں تو فوراً نیچے اتر آئے اور فرمایا کہ بغیر منڈیر والی چھت ہے، مَیں اس پر نہیں سو سکتا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے اور نیچے اندر ہی سوئے اور پنکھا ساری رات ہوتا رہا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

"جو قوم اپنی آئندہ نسل کی روحانی ترقی کا خیال نہیں رکھتی اس کا روحانی فیض بند ہو جاتا ہے" (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کی چند تصویری جھلکیاں

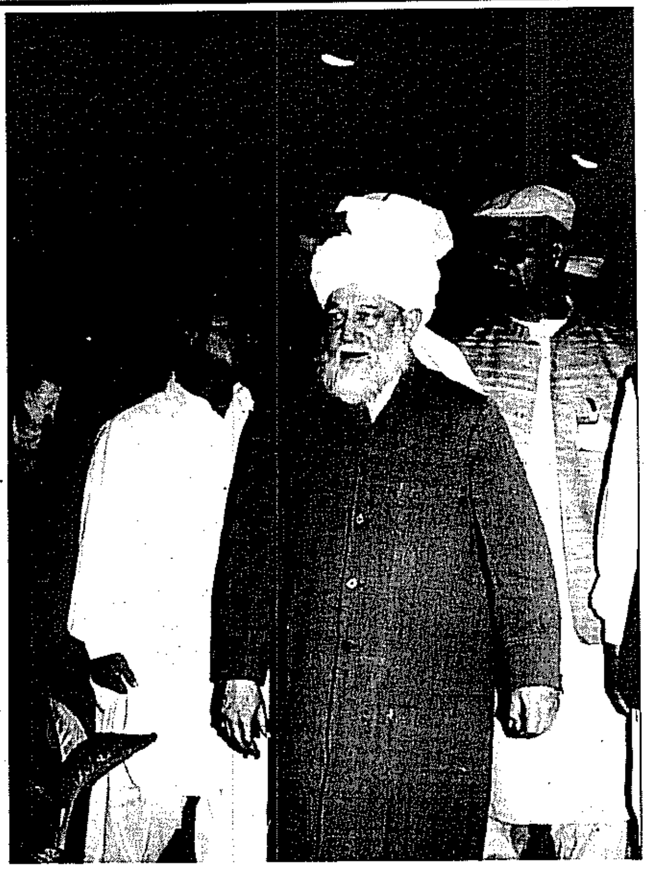

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جلسہ گاہ میں تشریف لا رہے ہیں

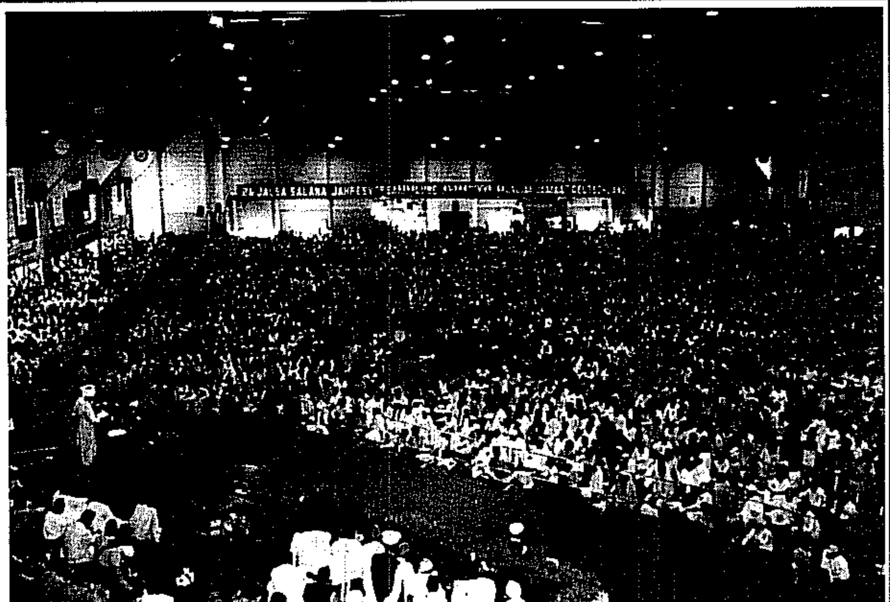

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے سامعین کا ایک منظر

افریقہ کے تین احمدی مسلمان بادشاہ جو جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء میں شامل ہوئے

(تصاویر بشکریہ: شاھد عباسی صاحب - جرمنی)

تنزانیہ میں نومبایعین کا صوبائی تربیتی جلسہ

مسجد Mbala Maziwa کا افتتاح

(رپورٹ: مظفر احمد باجوہ ۔مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

امبالا مازیوا (Mbala Maziwa) تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے صوبہ اِرنگا (Iringa) کا ایک گاؤں ہے جو ارنگا سے Mbeya اور زیمبیا جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ پچھلے سال اس گاؤں کے لوگوں تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا تو انہوں نے کھلے دل سے اس پیغام کو قبول کیا اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ اگرچہ مسلمانوں کا پرانا گاؤں ہے مگر آج تک یہاں مسجد موجود نہ تھی۔ جونہی یہاں پر جماعت قائم ہوئی تو ایک پلاٹ حاصل کیا گیا اور فوراً مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ حاصل کئے گئے پلاٹ پر متعدد بار وقار عمل کیا گیا۔ اس میں موجود گھاس پھونس اور چھوٹے چھوٹے ٹیلے ہموار کئے گئے اور ایک وسیع مسجد کی بنیاد رکھ دی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چند ہفتوں میں یہ مسجد مکمل ہوگئی۔ برلب سڑک یہ خوبصورت میناروں والی مسجد اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر گزرنے والے مسافر کے لئے ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ تنزانیہ میں عام طور پر جو مساجد تعمیر کرنے کا رواج ہے اس کے مطابق مساجد بغیر میناروں کے تعمیر ہوتی ہیں جنہیں باہر سے دیکھنے والوں کے لئے پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے ذریعہ جہاں بھی مساجد تعمیر کی جاتی ہیں مینار ضرور بنائے جاتے ہیں تا کہ مسجد کی پہچان ہوسکے۔

افتتاح

۲۰ر جولائی ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی سے مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ ساتھ ہی نومبایعین کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام رکھا گیا تھا گویا جلسہ کا پہلا دن ذیلی تنظیموں کے اجتماع کے لئے تھا جس سے سب نے بھرپور لطف اٹھایا۔ اگرچہ تعمیر کے ساتھ ہی یہ مسجد نمازیوں کی آماجگاہ بن چکی تھی اور ذکر الٰہی کرنے والوں سے یہ گھر آباد ہو چکا تھا مگر جب اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا تو اس کی رونق دوبالا ہوگئی۔ وہ لوگ جن کو مسجد مہیا نہ تھی وہ مسجد میں حاضر ہونے کی اہمیت کب جانتے تھے مگر افتتاح کے ذریعہ جب مساجد کی اہمیت احباب پر واضح ہوگئی تو خدا تعالیٰ کے گھر کی محبت دلوں میں گھر کرنے لگی اور آج یہ مسجد خدائے واحد کے عبادت گزار بندوں سے آباد ہے الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی تیاری

مسجد کے افتتاح کے ساتھ ہی صوبہ اِرنگا اور Mbaya جو کہ ۹۵ فیصد نواحمدی ہیں کے تین روزہ تربیتی جلسہ کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ جلسہ کے لئے ۲۰ر تا ۲۲ر جولائی کے دن مقرر تھے۔ اس کی کامیابی کے لئے کئی روز سے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی ذیلی تنظیمیں تیاریوں میں مصروف تھیں۔ علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے علمی تیاریاں کر رہے تھے اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے اپنی تیاریوں میں مصروف تھے اور انتظامات کرنے والے اپنی اپنی ڈیوٹی کو نبھانے کے لئے تیاریاں کر رہے تھے۔ بالآخر ۲۰ر جولائی تک تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی تھیں۔ مسجد کی سفیدی کا کام مکمل کیا گیا، اس پر بینرز لگائے گئے، لاؤڈ سپیکرز نصب کئے گئے اور اسٹیج تیار کیا گیا اور لنگر کے منتظمین نے اپنا کام سنبھال لیا۔ غرضیکہ ہر طرح سے مکمل تیاریاں کر لی گئیں۔

امبالا مازیوا (Mbala Maziwa) تنزانیہ صوبہ اِرنگا (Iringa) میں نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کے سامنے احباب جماعت کا ایک گروپ فوٹو

مہمانوں کی آمد

۱۹ر جولائی ۲۰۰۱ء کی شام تک مہمان ہر طرف سے جوق در جوق آنے لگے۔ احباب پیدل سفر کر کے، سائیکلوں پر اور گاڑیوں کے ذریعہ مختلف علاقوں سے آ رہے تھے۔ پانچ سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ بھی احباب جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے نہ صرف صوبہ ارنگا سے بلکہ ملک کے مختلف کئی صوبوں سے نمائندگان شریک ہوئے۔ دیگر صوبوں میں سے سب سے بڑی نمائندگی دارالسلام سے ہوئی۔ اس کے علاوہ درج ذیل صوبوں سے نمائندگان تشریف لائے۔

عروشہ (Arusha)، کوسٹ (Coast)، مورو گورو (Morogoro)، مارا (Mara) اور رُووُومہ (Ruvuma)۔

قیام گاہ

مہمانوں کی سب سے بڑی قیامگاہ تو نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ ہی تھی۔ اس کے علاوہ چند گھروں میں بھی مہمانوں کے قیام کا انتظام تھا اور دُور دُور سے تشریف لانے والے نمائندگان کے لئے ایک ہوٹل بھی بک کروایا گیا تھا۔ ہمارے مہمان ہمیشہ انتظامات اور توقعات سے زیادہ ہی ہوا کرتے ہیں لیکن پھر ایمان اور جذبہ کام آتا ہے جو کسی بھی کمی کو ڈھانپ دیتا ہے۔

پہلا دن

۲۰ر جولائی ۲۰۰۱ء اس جلسہ کا پہلا دن جمعہ کا بابرکت دن تھا۔ اس دن کو علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے ذریعہ ذیلی تنظیموں کے اجتماع کی شکل دے دی گئی۔

فٹبال میچ

صبح ساڑھے نو بجے سے گیارہ بجے تک ایک دلچسپ اور دوستانہ فٹ بال میچ کھیلا گیا۔ اس کا انتظام گاؤں کے پرائمری سکول کے گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ یہ میچ دارالسلام (ہیڈ کوارٹر جماعت احمدیہ تنزانیہ) اور صوبہ اِرنگا کی احمدیہ ٹیموں کے مابین کھیلا گیا۔ میچ کی رونق اور شائقین کی دلچسپی اس وقت دوبالا ہو گئی جب پرائمری سکول کے بچوں کو میچ دیکھنے کے لئے چھٹی مل گئی۔ سکول کے اساتذہ بھی میچ دیکھنے آگئے اور سکول کا فرنیچر (کرسیاں، بنچ وغیرہ) مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے اساتذہ کی طرف سے مہیا کر دیا گیا۔ یہ میچ بہت دلچسپ اور اچھے ماحول میں ہوا۔ الحمدللہ کہ یہ میچ احباب جماعت میں پیار اور محبت کا ماحول پیدا کرنے کا باعث بنا۔

نماز جمعہ

میچ کے بعد احباب واپس جلسہ گاہ کی طرف لوٹے اور نماز جمعہ کے لئے تیاری کر کے مسجد میں جمع ہوگئے خطبہ اور نماز جمعہ مکرم مظفر احمد صاحب درّانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے پڑھائی۔ آپ نے اس نئی مسجد کے افتتاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیت قرآنی ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبہ: ۱۸) کی تلاوت کی اور پھر مساجد کی تعمیر کی برکات اور اُن کو آباد کرنے کے بارہ میں مفصل خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک "سو مساجد کی تعمیر" کے سلسلہ میں یہ تنزانیہ میں ۲۸ ویں مسجد ہے۔ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی گئی اور پھر کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس کے بعد ایک تبلیغی پبلک جلسہ کیا گیا جس کا انتظام پہلے سے کیا گیا تھا۔

Myololo میں تبلیغی جلسہ

یہ تبلیغی پروگرام امبالا مازیوا (Mbala Maziwa) میں مقام جلسہ سے قریب ایک مارکیٹ میں کیا گیا۔ یہ مارکیٹ دو سڑکوں پر ایک چوک کی صورت میں ہے۔ اس تبلیغی پروگرام کے لئے گاڑیوں پر لاؤڈ سپیکرز نصب کئے گئے اور علاقہ میں چکر لگا کر ان سپیکرز کے ذریعہ خوب اعلانات کئے گئے۔ جب لوگ مقررہ جگہ پر کافی تعداد میں جمع ہوگئے تو تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ اس پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ "اجرائے نبوت" اور "آمد مسیح موعود" کے عنوانات پر دو تقاریر مکرم بکر عبید صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عبداللہ بانگا صاحب معلم کی طرف سے کی گئیں۔ اور پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔ مکرم مظفر احمد صاحب درّانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ، مکرم معلم عبداللہ بانگا صاحب اور مکرم بکر عبید صاحب مبلغ سلسلہ لوگوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے مختلف سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔ الحمدللہ کہ یہ تبلیغی پروگرام بہت مؤثر اور کامیاب رہا اور لوگوں نے دوبارہ تشریف لانے کی دعوت دی۔

علمی مقابلہ جات

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور پھر دو گھنٹے تک ذیلی تنظیموں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ یہ مقابلہ جات لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیموں کے الگ الگ ہوئے تلاوت قرآن پاک اور دینی معلومات کے عنوانات پر مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا دن

۲۱ر جولائی جلسہ کا دوسرا دن دو اجلاسات پر مشتمل تھا۔ پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک اور دوسرا اجلاس بعد دوپہر تین بجے شام سے ساڑھے چھ بجے شام تک۔

پہلا اجلاس

زیر صدارت Dr. Idi Nwanga۔

پہلا اجلاس مہمان خصوصی حکومتی پارٹی کے ضلعی کونسلر Mr.Kidenya کی آمد پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ایک نظم پیش کی گئی اور پھر درج ذیل عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

(۱)......"سیرت النبی ﷺ" کے عنوان پر مکرم بکر عبید صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔

(۲)......"اسلام میں خلافت کی اہمیت" کے عنوان پر مکرم محمود احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ کی طرف سے پیش کی گئی جو ارِنگا کے انچارج مبلغ ہیں۔

(۳)......سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر مکرم عبداللہ بانگا معلم کی طرف سے پیش کی گئی۔

مہمان خصوصی کا خطاب

ان تقاریر کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے نظام جماعت کو سراہا اور اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کو جماعتی تعارف پیش کرتے ہوئے ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس اجلاس کی اختتامی دعا کروائی۔ دوپہر بارہ بجے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور نماز دکھانے کا وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس

بعد دوپہر تین بجے دوسرا اجلاس مکرم امیری عبید کلوٹا نائب امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ کیا گیا پھر ایک نظم پیش کی گئی اور پھر دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم معلم عبداللہ بانگا صاحب نے "حضرت محمد ﷺ بائبل میں" کے عنوان پر کی۔ اور دوسری تقریر مکرم معلم یوسف سونکو صاحب نے "مسیح موعو علیہ السلامؑ کی آمد" کے موضوع پر کی۔

تقاریر کے بعد چار بجے شام ساڑھے چھ بجے تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم عبداللہ بانگا صاحب اور محترم مظفر احمد درانی صاحب اور شیخ بکری عبید صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دئے اور ساڑھے چھ بجے مکرم امیر صاحب نے اس اجلاس کی اختتامی دعا کروائی۔

تربیتی سیمینار

نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم عبداللہ بانگا صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نومبایعین کی صدارت میں ایک تربیتی سیمینار منعقد کیا گیا جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ محترم معلم عبداللہ بانگا صاحب نے چند تربیتی موضوعات تجویز کئے اور پھر احباب جو مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے ان میں سے جو ان موضوعات پر بولنا چاہتا ہے ان کا نام پہلے نوٹ کر لیتے اور پھر ہر ایک کو باری باری موقع دیتے رہے اور وہ سٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے تبلیغی تجربات بیان کئے ۔ نظام جماعت پر بات کی اور نظام چندہ جات نومبایعین میں رائج کرنے کے سلسلہ میں مختلف تجاویز دیں۔ اس طرح نومبایعین کو نظام جماعت سے باخبر کرنے اور ان میں جذبہ پیدا کرنے کا اچھا موقع ملا۔

تیسرا دن ۔ پہلا اجلاس

جلسہ کا تیسرا دن بھی دو اجلاسات پر مشتمل رہا۔ پہلا اجلاس صبح ۹ بجے مکرم Dr. Mkamla Mwanga سیکرٹری Mbeya جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا اور پھر درج ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(۱)......"اطاعت نظام" از مکرم بکر عبید صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ۔

(۲)......"مالی قربانی کی اہمیت" از مکرم معلم علی راشدی صاحب۔

(۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از مکرم معلم یوسف گی سونکو صاحب۔

اس کے بعد نومبایعین میں سے چند نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ایک نومبایع نے بتایا کہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ احمدی لوگ اپنی ہر مسجد میں ایک گائے رکھتے ہیں۔ جب وہ مسجد میں جاتے ہیں تو گائے کی پوجا کرتے ہیں۔ جب اس علاقہ میں جماعت کی مسجد بنی تو مَیں نے ارادہ کیا کہ جاکر دیکھوں کہ کیا واقعی مسجد میں گائے ہے۔ جب احمدیہ مسجد میں پہنچا تو اندر کوئی گائے نہ تھی اور وہاں پر موجود لوگوں نے مجھے تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں مجھ پر احمدیت کی سچائی کھل گئی۔ اور معلوم ہو گیا کہ ہمارے مولوی ہم سے جھوٹ بولتے ہیں۔

جب مَیں واپس اپنے گاؤں گیا، سب کو احمدیہ مسجد کے بارہ میں بتایا اور جو وہاں سے سنا اور دیگر سب حالات بتائے تو گاؤں کے بہت سارے لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے اجلاس کی اختتامی دعا کروائی اور دوپہر کے کھانے اور نمازوں کا وقفہ دیا گیا۔

دوسرا اجلاس

بعد دوپہر اڑھائی بجے مکرم مظفر احمد صاحب درّانی امیر و مشنری انچارج کی زیر صدارت دوسرا اجلاس ہوا۔ مہمان خصوصی کی آمد کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ معلم عبداللہ بانگا صاحب نے "اسلام میں نکاح کی حکمت اور تقاضے" کے موضوع پر تقریر کی۔

مسجد احمدیہ، امبالامازیوا (Mbala Maziwa) کے افتتاح کے موقع پر تربیتی جلسہ سے قبل دارالسلام اور امبالامازیوا کی احمدیہ فٹ بال کلبز کے درمیان فٹ بال میچ ہوا۔ اس موقعہ پر امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ مکرم مظفر احمد صاحب درانی اور مکرم محمود احمد صاحب شاد ریجنل مبلغ کے ساتھ ایک تصویر

مہمان خصوصی کا خطاب

مہمان خصوصی Mr.Mgoda حکومتی پارٹی کے صوبائی صدر نے اس جلسہ میں ان کو دعوت دئے جانے کا شکریہ ادا کیا اور اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ جماعت احمدیہ پرامن اور محب وطن جماعت ہے جو انسانیت کی خدمت کرکے فخر محسوس کرتی ہے۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کی اور فرمایا کہ آج بعض سنارے اس جلسہ میں موجود ہیں جو ایک دن میں ایک سال کی روزی حاصل کر سکتے ہیں مگر اس تربیتی جلسہ کے لئے اپنے کاروبار بند کر کے آئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میرے سامنے بعض ڈاکٹرز بھی موجود ہیں جو سرکاری ہسپتالوں کے انچارج ہیں مگر جلسہ نیچے بیٹھ کر سن رہے ہیں۔ اس وقت بینک مینجرز میرے سامنے بیٹھے ہیں جو اپنے آرام دہ اور صاف ستھرے دفاتر چھوڑ کر خدا کی خاطر اس سادہ جگہ پر آبیٹھے ہیں۔ سکولوں اور مدرسوں کے اساتذہ محض رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے اس جلسہ میں شامل ہیں۔ ایسی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو کاندھوں پر اٹھا کر کئی میل پیدل سفر کر کے اس جلسہ میں حاضر ہوئی ہیں۔ ایسے بوڑھے ہیں جو صحیح طرح دیکھ نہیں سکتے مگر چھڑی کے سہارے آہستہ آہستہ چل کر جلسہ میں آن پہنچے ہیں۔ یہ مسجد ایک گاؤں کی مسجد ہے، یہ جلسہ ایک صوبے کا جلسہ ہے مگر عشاق احمدیت آٹھ صوبوں سے اس بستی میں آن پہنچے ہیں۔ اس جذبے اور ایمان کا پایا جانا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ اگر یہ نور آسمانی نہ ہوتا تو اتنے لوگوں کو کیونکر کھینچ سکتا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا یہ جذبہ آج صرف اور صرف احمدیت کی شان ہے، اس کی حفاظت کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور تمام خدمت کرنے والوں اور انتظامات کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی سے انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی اور مہمان خصوصی نے فٹبال کی ٹیموں اور علمی مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی تو شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی اور پھر مکرم امیر صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

ویڈیو پروگرام

نماز مغرب اور عشاء کے بعد نیشنل سیکرٹری تربیت نومبایعین کے زیر اہتمام ویڈیو پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ سواحیلی زبان کی تیار شدہ سوال وجواب کی مجالس اور تبلیغی پروگراموں کی جھلکیاں دو گھنٹے تک دکھائی جاتی رہیں۔ اس پروگرام کے اختتام کے ساتھ یہ جلسہ سالانہ صوبہ ارنگا کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔

الحمدللہ کہ یہ صوبائی جلسہ سالانہ نہایت کامیاب رہا اور پرسکون ماحول میں ہوا۔ تینوں دن نماز تہجد اور دیگر نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ احباب اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہوئے ایک نئے جذبہ کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے صوبہ ارِنگا کے احباب کے علاوہ تنزانیہ کے دیگر صوبوں سے بھی بہت سارے نمائندگان حاضر ہوئے۔ ان صوبوں کی تعداد آٹھ بنتی ہے۔ معلمین کے علاوہ چھ مرکزی مبلغ اس جلسہ میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ مکرم امیری عبیدی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ اور مکرم عبداللہ بانگا صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نومبایعین بھی شریک تھے۔ اسی طرح نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ قریب قریب سے آنے والے سب احباب رات کو واپس اپنے گھروں کو لوٹ جاتے اور صبح پھر جلسہ میں حاضر ہو جاتے تھے۔ تنزانیہ ایک وسیع ملک ہے آبادی دُور دُور ہے، ٹرانسپورٹ کا نظام ناقص ہے۔ اسی طرح غربت بھی سفر میں ایک بہت بڑی روک ہے۔

لنگر حضرت مسیح موعودؑ

۱۹؍جولائی سے ۲۳؍جولائی تک مہمانوں کی تواضع کے لئے لنگر کام کرتا رہا۔ کھانا تیار کرنے کا سارا انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام احسن رنگ میں انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ویڈیو ریکارڈنگ

اس سارے جلسہ کی کارروائی ویڈیو کیمروں کے ذریعہ ریکارڈ کی گئی۔ یہ سارا انتظام نیشنل سیکرٹری شعبہ آڈیو ویڈیو کے تحت تھا۔

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ رحمہااللہ
حرم حضرت مصلح موعودؓ

(آپ جماعت میں چھوٹی آپا کے نام سے بھی معروف ہیں)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ ۷؍اکتوبر ۱۹۱۸ء کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی دوسری بیوی سے پیدا ہوئیں۔ اُن کی پہلی بیوی کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت سیدہ توام پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کا نام مریم رکھا گیا اور دوسری لڑکی کا صدیقہ۔ لیکن جب دوسری لڑکی کی جلد ہی وفات ہوگئی تو آپؒ کا نام ہی مریم صدیقہ رکھ دیا گیا۔ چونکہ آپ کو حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے وقف کردیا ہوا تھا اس لئے انہوں نے آپ کا دوسرا نام "نذرِ الٰہی" بھی رکھا۔

۱۹۳۵ء میں آپؒ حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آگئیں۔ حضورؓ نے شادی کی پہلی رات آپ سے یہ عہد لیا کہ آپ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالیں گی، دین کی خدمت کریں گی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی عظیم ذمہ داریوں میں اُن کا ہاتھ بٹائیں گی۔ درحقیقت یہی جذبہ لے کر آپ اپنے گھر سے آئی تھیں۔ چنانچہ حضورؓ کی زیرِ تربیت آپ نے ترقی کے مراحل جلد جلد طے کئے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات شروع کی تھیں۔ ۱۹۵۸ء میں آپؒ صدر لجنہ منتخب ہوئیں اور یہ شاندار دَور ۱۹۹۷ء تک جاری رہا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک و ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے مساجد کی تعمیر آپ کے دَور کی یادگار باتیں ہیں۔ لجنہ کی تاریخ کی تدوین اور اشاعت بھی آپ کا ہی کارنامہ ہے۔

ماہنامہ "مصباح" نے ستمبر ۲۰۰۰ء کا شمارہ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے حوالہ سے خصوصی نمبر کے طور پر شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ پونے دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں حضرت سیدہ کی سیرت و سوانح پر متعدد مضامین، آپ کے دَورِ صدارت کے شاندار کارنامے اور متعدد تاریخی واقعات شامل ہیں۔

....

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی یاد میں محترمہ صاحبزادی امۃالقدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم سے کچھ حصہ ہدیۂ قارئین ہے:-

مدہر سی لے میں وہ نغمے سنا گئی ہو تم
کہ جن سے کتنے دلوں کو لبھا گئی ہو تم
ذرا سی ٹھیس سے جو ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں
محبتوں سے وہ رشتے نبھا گئی ہو تم

ہر اِک کی شادی غمی میں دیا ہے تم نے ساتھ
جہاں تلک بھی ہوا سب کے کام آتی رہیں
تمام عمر کسی سے نہ کی حقوق کی بات
تمام عمر فرائض ہی تم نبھاتی رہیں

ہو کس طرح سے اطاعت گزاریوں کا شمار
تمہارا ہر قدم اٹھا فقط امام کے ساتھ
خدا کرے کہ وہاں بھی تم ان کے ساتھ رہو
تمہارا نام ہے منسوب جن کے نام کے ساتھ

....

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی بعض صفاتِ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے داماد محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپؒ نے بہت عظیم قلمی خدمات انجام دیں۔ حضورؓ کے الہامات، تقاریر کے نوٹس، نظمیں، خطوط کے جواب، مضامین، طبّی نسخے، عطر کے نسخے اور حساب کتاب، بہت کثرت سے آپ نے لکھے۔ حضورؓ کی بیماری میں تو عملاً پرائیویٹ سیکرٹری کے کام کا بہت سا حصہ آپ کے ہاتھوں ہوتا تھا۔ تفسیر صغیر کا عظیم الشان ترجمہ حضورؓ نے آپ کو ہی لکھوایا۔

آپؒ میں غیر معمولی صبر و ضبط کی صفت بھی تھی۔ سفر میں گرمی، دھوپ، پیاس پر سب لوگ تکلیف کا اظہار کرتے مگر چھوٹی آپا کی زبان پر کبھی شکایت کا حرف نہ آیا۔ گھٹنے کی تبدیلی کے آپریشن، پتہ نکالنے کا آپریشن، پیٹ کا آپریشن، ان مواقع پر مَیں آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے صبر و ضبط کا عینی شاہد ہوں۔ گھٹنوں میں شدید درد کی تکلیف میں بھی نماز میں تساہل کا کوئی سوال نہ تھا۔ روزہ کی پابندی تو اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ ایک سال ہم نے ڈاکٹر کو کہہ کر یہ ہدایت دلوائی کہ روزہ رکھنا مناسب نہیں۔

قرآن سے ایسی محبت تھی کہ سینکڑوں عورتوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ MTA پر حضور ایدہ اللہ کے درس قرآن کا آغاز ہونے سے پہلے حضرت چھوٹی آپا ہر سال خاندان میں قرآن مجید کا درس دیتی رہیں۔ جب حضور کا درس MTA پر آنے لگا تو خود درس دینا بند کردیا۔

ایک زبردست سعادت جو سالہاسال تک آپؒ کو حاصل رہی، حضرت اماں جانؓ کی خدمت اور معیت تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپؒ کو حضرت اماں جانؓ کی خدمت کی خاص تاکید فرمائی ہوئی تھی۔ حضورؓ کی وفات کے بعد جب پہلی مرتبہ آپؒ بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے گئیں تو دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے مگر دو منٹ بعد ہی وہاں سے ہٹ کر حضرت اماں جانؓ کے مزار کے سامنے کھڑی ہوئیں اور لمبی دعا کی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کے مزار پر واپس جاکر دعا کی۔ بعد میں بتایا کہ جب مَیں نے حضورؓ کے مزار پر دعا شرع کی تو ایسا محسوس ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ سامنے آکر کھڑے ہوگئے اور گھور کر مجھے دیکھا کہ ساری عمر تو مَیں یہ سبق دیتا رہا ہوں کہ پہلے اماں جان کا خیال رکھنا ہے اور پھر اس کے بعد میرا، مگر تم اُن کے مزار پر دعا سے پہلے میرے مزار پر دعا کر رہی ہو۔ کئی بار یہ ذکر کیا کہ حضورؓ فرماتے تھے کہ تمہاری یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ تم میرے بچوں سے محبت کرتی ہو اور اُن سے شفقت کرتی ہو۔

....

مکرمہ امۃالقدیر ارشاد صاحبہ کی ایک نظم سے حضرت سیدہ کی یاد میں چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

پیکرِ لطف و کرم تھی آپ کی روشن حیات
سعیٔ پیہم سے منور شاہراہ کائنات
چھوٹی آپا کی قیادت کے منور ماہ و سال
آپ کے حسنِ تدبّر اور فراست کی مثال
کام کی سچی لگن، تنظیم کی روحِ رواں
آپ کی روحِ بلالی اس کی عظمت کا نشاں

....

حضرت چھوٹی آپا کے نواسے مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ابھی صرف دو ماہ ہی کا تھا کہ میری نانی نے مجھے اپنا بیٹا بنالیا اس لئے مَیں اُنہیں امی کہتا ہوں۔ مَیں بچپن میں امی کو شرارتوں کی وجہ سے بہت تنگ کرتا تھا لیکن کبھی شرارت پر سزا نہیں ملی۔ ہاں تعلیم کے معاملے میں سختی کرتی تھیں، چاہے دینی تعلیم ہو یا دنیاوی۔ قرآن کریم پڑھنے کے دوران، شرارتاً غلطی کی تو بہت ناراض ہوئیں۔ جمعہ کی ادائیگی میں سستی پر بھی ناراضگی کا اظہار کرتی تھیں۔ ناراضگی بھی ایسی ہوتی کہ صرف بے رُخی سے بات کرتی تھیں یا اس طرح دیکھتی تھیں کہ ناراضگی کا پتہ لگ جائے۔

بچپن میں ہی یہ بات مَیں نے نوٹ کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور دیگر بزرگوں کا بہت ادب کرتی تھیں۔ کوشش کرتیں کہ حضورؒ کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ پھر یہی ادب کا طریق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لئے بھی تھا۔ حضرت سیدہ مہر آپا سے آپ کا تعلق ایک بہن کی طرح تھا۔ گھر پر آئے ہوئے ہر مہمان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرتی تھیں۔ بعض اوقات ایسی خواتین کو جن سے خونی رشتہ نہیں ہوتا تھا، اپنا کمرہ دیدیتی تھیں اور جلسہ سالانہ میں تو اپنا بستر برآمدہ میں بچھالیتیں۔ مَیں نے ایک بار ایسا نہ کرنے کو کہا تو بہت ناراض ہوئیں اور کہا کہ مَیں نے مہمان نوازی حضرت مصلح موعودؓ سے سیکھی ہے اور اُن کے بعد اس طریق کو بدل نہیں سکتی۔

آپ نے گھر میں کسی کی کبھی برائی نہیں کی۔ ہمیشہ ایسے رنگ میں لوگوں کا ذکر کیا کہ اس سے دلوں میں عزت نہ کم ہو۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا، ہمیشہ آپ کے ہاتھ میں کتاب دیکھی۔ پڑھنے کی رفتار تیز تھی لیکن مضمون کی سمجھ بھی حیران کن تھی۔ رمضان میں قرآن کریم کے کئی دَور کرلیتی تھیں اور یہ نمازوں، تہجد، درس القرآن، اور روزمرہ کے لجنہ کے کاموں کے ساتھ تھا۔

گو آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی یاد ستاتی تھی لیکن بالعموم اس کا ذکر نہیں کرتی تھیں۔ لیکن ایک دو مواقع پر شدید اظہار کیا۔ ۱۹۹۱ء میں قادیان جلسہ پر گئیں۔ یہ ۱۹۴۷ء کے بعد آپ کا قادیان کا پہلا سفر تھا۔ اس جلسہ کے بعد مجھے خط لکھا کہ "بعض دفعہ تو لگتا تھا کہ اُن کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے اور یہ ابھی آجائیں گے"۔

آپ کا وجود ایک دعاگو وجود تھا۔ بارہا اس بات کا ذکر کیا کہ مَیں تو اللہ سے وہی دعا کرتی ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کیا کرتے تھے یعنی

یہ ہو مَیں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

....

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی نواسی مکرمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ نانی اردو انگلش ہر قسم کی کتابیں پڑھتی تھیں اور اچھی کتابیں suggest بھی کرتی تھیں۔ آپ کا میتھ بہت اچھا تھا۔ الجبرا بہت اچھی طرح سمجھاتی تھیں۔ عربی بھی بہت اچھی طرح پڑھاتی تھیں۔ Scrabble ہمارے ساتھ آپ نے بہت کھیلی ہے۔ مہمانوں کے لئے آپ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوتا۔ نانی کو بہت فکر ہوتی کہ مہمانوں کو فوراً ٹھنڈا پانی یا بوتل ملے۔ اگر دو منٹ دیر ہوجاتی تو ناراض ہوتیں، اکثر خود Serve کرنے لگ جاتیں۔ بعض دفعہ اتنے لوگ نانی کو ملنے آتے کہ ایک دن میں شربت کی دس دس بوتلیں لگ جاتی تھیں۔ نانی نے شاید ہزاروں لڑکیوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا تھا۔ مجھے کہتی تھیں کہ بس پہلے پانچ سپارے اچھی طرح پڑھ لو، پھر باقی آسان ہوجائے گا۔

....

محترمہ صاحبزادی امۃالنصیر بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی شادی ۱۹۳۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ سے ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد لاہور میں قیام کے دوران آپ نے ایم۔اے بھی کرلیا جس پر حضورؓ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور آپ کو دریائے چناب کی سیر کروانے بھی لے کر گئے۔ آپ کی دینی تعلیم و تربیت میں حضورؓ نے آپ کی راہنمائی فرمائی۔ ۵۳ء میں آپ نے براہین احمدیہ اور بخاری شریف سمجھ کر پڑھی۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ ایک دفعہ ہمارے درمیان حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ حفظ کرنے کا مقابلہ ہوا تو آپ نے دوسرے ہی دن تمام مقرر کردہ اشعار سنادیئے۔ ۱۹۵۴ء میں حضورؓ نے قرآن شریف پڑھانے کا کام آپ کے سپرد کیا جس کو آپ نے تمام زندگی بااحسن انجام دیا۔

....

محترمہ امۃالکافی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی کوئی ماں اپنی بیٹی کو حضرت چھوٹی آپا سے ملوانے لاتی تو آپ اُسے یہی نصیحت فرماتیں کہ خدمت، خدمت اور خدمت۔ دوسروں کے ہمیشہ

کام آؤ۔ پھر اپنی مثال دیتیں کہ کس طرح چھوٹی سی عمر میں ایک عظیم الشان ہستی کے عقد میں آئیں۔ ایک بھرا پُرا خاندان تھا۔ صرف ایک شعار اپنا لیا کہ سب کی خدمت کرنی ہے اور پھر جواب میں سارے خاندان نے بھی بہت محبت کی۔

....

حضرت چھوٹی آپا کی یاد میں مکرمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ کی ایک نظم سے دو بند ملاحظہ فرمائیں:

لمحہ لمحہ زندگی کا پیش اُس کی راہ میں
جان و مال و آبرو سب وقف اُس کی چاہ میں
خدمتِ دیں میں کبھی ماتھے پہ بَل آیا نہیں
خدمتِ قرآں میں ہر لمحہ بسر تُو نے کیا
جو تری آغوش میں آیا گہر تُو نے کیا
تیری تربیت نے پیدا کر دیئے کیا کیا نگیں

....

محترمہ فرخندہ اختر شاہ صاحبہ اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ ۱۹۵۱ء میں حضرت سیدہ نے مجھے بلوا بھیجا کہ حضورؓ کا ربوہ میں لڑکیوں کے کالج کے اجراء کا ارادہ ہے۔ آپ اس ادارہ کی ڈائریکٹرس ہوں گی اور مجھے آپ کی زیر نگرانی پرنسپل کے فرائض سرانجام دینے تھے۔ حضورؓ نے مجھے ایم۔اے کی تیاری کے لئے بھی فرمایا۔ یکم جون ۱۹۵۱ء کو حضورؓ نے کالج کا افتتاح فرمایا۔ ۵۲ء میں مَیں نے لاہور کالج میں ایم۔اے کے لئے داخلہ لے لیا اور حضرت سیدہ اپنی تمام مصروفیات کے ساتھ دو برس تک تن تنہا اس ادارہ کو کامیابی سے چلاتی رہیں۔ خود مضامین پڑھانے کے ساتھ کھیلوں پر بھی توجہ دی، دفتری کام نپٹائے، لجنہ کے کام علیحدہ تھے۔ آپ کالج کی ڈائریکٹرس، پرنسپل اور لیکچرر تھیں۔ ٹائم ٹیبل بناتیں، امتحان لیتیں، ہوسٹل کی نگرانی کرتیں۔ آپ کی عظمت کردار کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ کبھی تھکن کی شکایت نہیں کی۔ جلسہ سالانہ اور دیگر غیر معمولی حالات میں بھی بیس بائیس گھنٹے کام کرنے کے بعد بھی نہ تھکن کا لفظ منہ سے نکلا اور نہ ہی چہرہ مبارک پر تھکن کے آثار نمایاں ہوئے۔ ۵۴ء میں جب مَیں ربوہ آئی تو کالج اور ہوسٹل کی عمارت بن چکی تھی۔ لیکن باقی کام بہت کٹھن تھے۔ کوئی لیڈی لیکچرر نہ تھی، دفتر میں کلرک تھا نہ چپڑاسی نہ چوکیدار۔ صرف ایک مددگار کارکن مائی حمیدہ تھی۔ جب وہ کہیں جاتی تو کالج کی گھنٹی ہم بجاتے۔ عربی حضرت سیدہ صاحبہ کا خاص مضمون تھا، یہ مضمون ایسے احسن طریق پر پڑھاتیں کہ ہماری طالبات نے بی۔اے میں عربی کے طلائی تمغے حاصل کئے۔ آپ کی خواہش ہوتی کہ طالبات نائب سیکرٹری کے طور پر کام شروع کر دیا کریں تاکہ وہ لجنہ کی تنظیم اور کام سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔

....

محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کے مہینہ میں آپ کی طبیعت اچھی نہ تھی مگر آپ روزے سے تھیں۔ مَیں نے کہا: آپ روزہ نہ رکھیں۔ فرمایا: مَیں نے ڈاکٹر سے پوچھ لیا ہے، کہتے ہیں کوئی حرج نہیں۔ اور پھر بتایا کہ مَیں نے تیرہ سال کی عمر سے روزے رکھنا شروع کئے تھے۔ زندگی میں دو سال روزے نہیں رکھے اور متین کی پیدائش کے سلسلہ میں۔

ایک دفعہ مَیں نے ایک گھرانے کا ذکر کیا کہ لڑکی کی شادی ہونے والی ہے، وہ ضرورتمند ہیں۔ آپ نے میرے ہاتھ اُن کے لئے سونے کے زیورات کا ایک سیٹ اور گراں قدر رقم بھجوائی۔

....

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی آپ کی یاد میں کہی گئی ایک طویل نظم سے چند اشعار پیش ہیں:

اک آئینہ کا عکس تری زیست کی کتاب
کو۔لے رہا تھا حسن کے سورج سے ماہتاب
قرآں کی روشنی سے منور تھا تیرا دل
چہرہ کو مل گیا تھا مقدس سا اک حجاب
قرآں کا علم تھا ترا سرمایۂ حیات
تجھ کو عطا ہوئی تھیں مقدر سے کچھ صفات
آئینۂ حیات تھا شفاف اور صاف
ہم کو عزیز تر ہے تری ایک ایک بات

....

لجنہ کے زیر انتظام امۃ الحیٔ لائبریری ربوہ کی انچارج مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور نہایت اعلیٰ ذوق کی مالک تھیں۔ کتب کا مطالعہ بھی اتنی نفاست سے فرماتیں کہ کوئی صفحہ خراب نہ ہوتا۔ ہر ماہ لائبریری کو باقاعدگی سے چندہ بھجواتیں حالانکہ آپ اعزازی ممبر تھیں۔

دفتری امور کا اتنا تجربہ تھا کہ بعض دفعہ خط پکڑتے ہی اصل مقصد تک پہنچ جاتیں اور اُس حصہ کو انڈر لائن کر دیتیں۔ اگلے دن آپ کے ذہن میں ہوتا کہ فلاں فلاں خط کا جواب جا چکا ہے یا نہیں۔ ہدایت یہی تھی کہ روز کا کام روز کرنا ہے۔

۱۹۸۹ء میں جب مَیں پتہ کے آپریشن کی پیچیدگیوں کی وجہ سے زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا تھی، آپ میری بیہوشی کے عالم میں ہسپتال میں تشریف لائیں اور اُس وقت تک میرا ہاتھ پکڑ کر دعا کرتی رہیں جب تک مَیں ہوش میں نہ آگئی۔

....

مکرمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ کی ایک بات جس پر مَیں نے عمل بھی کیا وہ یہ تھی کہ خواہ کچھ بھی ہو، سسرال جاکر اپنے والدین کو کوئی پریشانی والی بات نہ بتانا۔ جب آپ لندن تشریف لائیں تو میری دعوت پر میرے ہاں بھی آئیں اور فرمایا کہ مَیں نے تمہاری دعوت صرف اس لئے قبول کی ہے کہ تمہارا ایسے خاندان سے تعلق ہے جس کے تقریباً سب مرد واقف زندگی ہیں اور میاں کا اس طرح جماعتی کام کرنا بھی واقف زندگی کی طرح ہی ہے۔ چونکہ میرے میاں کامن ویلتھ میں کام کرتے ہیں اس لئے میرے ڈرائینگ روم میں مختلف ممالک کے جھنڈوں کے نمونے سجے ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ ان میں احمدیت کا جھنڈا بناکر بھی لگادو۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔

....

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ بی۔اے کرنے کے بعد لاہور یونیورسٹی میں جاکر پڑھنا میرے لئے ولایت جانے کے مترادف تھا۔ اعلیٰ تعلیم کا جنون کی حد تک شوق تھا لیکن وسائل کی کمی کے باعث شدید محرومی کا احساس تھا۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کو علم ہوا تو مجھے بلایا اور چند سو روپے عطا فرمائے۔ آپ کے کئی خطوط میرے پاس محفوظ ہیں جن کا عنوان ہے خدمت دین اور سخت محنت۔

....

مکرمہ تسنیم لطیف صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ غالباً ۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت چھوٹی آپا ایک تربیتی کلاس کے سلسلہ میں سرگودھا تشریف لائیں تو بہت سی ایسی خواتین جو مدعو نہیں تھیں وہ بھی آپ کے دیدار کے شوق میں آگئیں۔ خانساماں جو اپنے حسن انتظام کی وجہ سے بہت مشہور تھا، مہمانوں کی تعداد دیکھ کر بہت پریشان تھا۔ جب کھانا لگا تو نہ صرف سب مہمانوں نے سیر ہوکر کھایا بلکہ بچ بھی گیا۔ خانساماں میرے والد صاحب سے کہنے لگا کہ جو کچھ خدا کی شان مَیں نے آج دیکھی ہے، وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔

میرے ایک بیٹے کو مٹی اور لکڑی کھانے کی عادت ہوگئی۔ اس کو چھڑوانے کا کوئی حربہ کارگر نہیں ہو رہا تھا۔ مَیں نے آپ سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے اُسے اپنے پاس بلایا۔ اُس کے لئے دعا اور کہا کہ تم نے اب مٹی اور لکڑی نہیں کھانی...... میرے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ اس معصوم ناسمجھ بچے پر یہ الفاظ جادو کی طرح اثر انداز ہوئے۔

مَیں نے اور بعض عزیزوں نے میرے بیٹے کی پیدائش سے پہلے کئی مبشر خواب دیکھے تھے۔ مَیں نے حضرت چھوٹی آپا سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یاد رکھو خدا کے ایسے فیصلے مشروط ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ اور بہت دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تم حق ادا کروگی اور نیک صحبت میں رکھوگی تب کوئی امید رکھنا۔

ایک موقعہ پر آپ نے بہت قیمتی نصیحت یہ فرمائی کہ عموماً لڑکیاں شوہروں کو دین کی طرف لانے کیلئے اپنے گھروں میں تلخی پیدا کر لیتی ہیں۔ اگر وہ خود نمازوں پر قائم رہیں، شوہر کو حکمت عملی، محبت اور آرام سے قائل کریں۔ اثر ہوتا ہوا نظر نہ آئے تو گھر میں لڑائی نہ ڈالیں بلکہ دعا پر زیادہ توجہ دینا شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ فضل فرما دیا کرتا ہے۔

مَیں نے آپ کی عبادت کا رنگ بھی دیکھا ہے۔ نماز کے سجدے میں آپ کی گریہ وزاری کی آوازیں بعض اوقات تیسرے کمرہ تک آتیں۔ نماز میں آپ کے چہرہ کا رنگ کچھ اَور ہی ہوتا۔ مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ گرمی ہو یا سردی، آپ اپنے نواسوں کو باجماعت نماز کے لئے ضرور بھجواتیں۔

....

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز فون پر حضرت چھوٹی آپا نے فرمایا کہ مَیں نے ایک مریض دکھانا ہے، اُسے لے کر تمہارے گھر آرہی ہوں۔ حالانکہ آپ اُن دنوں کافی تکلیف میں تھیں اور آپ کے لئے چلنا بھی مشکل تھا۔ لیکن آپ تشریف لائیں، مریضہ ساتھ تھی جو شاید کوئی خادمہ تھی۔ لیکن بہت ضدی مریضہ تھی وہ معائنہ کے لئے راضی نہ ہوئی۔ آپ نے فرمایا: مَیں اس کے لئے پریشان ہوں، اس کی صحت ٹھیک نہیں۔ باوجود اصرار کے مریضہ راضی نہ ہوئی تو آپ یہ کہہ کر واپس چلی گئیں کہ "اب مجبوری ہے، نہیں دکھاتی تو اس کی مرضی"۔

....

مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ کارکن دفتر مصباح بیان کرتی ہیں کہ آپ نے کبھی کارکنات سے امتیازی سلوک نہیں کیا۔ ہر ایک سے یکساں پیار اور ہمدردی سے پیش آتیں۔ ہر ایک کی دعوت بڑے خلوص سے قبول فرمالیتیں۔ ۱۹۸۱ء میں مَیں بیمار ہوئی اور تین ماہ تک دفتر نہ جاسکی۔ آپ کو میری بیماری کا بہت فکر تھا، رقم بھیجی، ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو تاکید کی اچھی طرح علاج کریں۔ یہ بھی کہا کہ "شریفہ کی کوئی تیمارداری کر رہا ہے یا نہیں، ورنہ کسی کو مقرر کردوں"۔

ایک دفعہ دفتر سے حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ مَیں آپ کے گھر جارہی تھی۔ راستہ میں دو نوعمر لڑکے لڑ رہے تھے۔ آپ وہیں کھڑی ہوگئیں اور پوچھا: کیا بات ہے۔ جو لڑکا مار رہا تھا وہ بولا: جی یہ گالیاں دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم طاقتور ہو، تم مار سکتے ہو، یہ کمزور ہے، گالی دے سکتا ہے۔ چلو گلے ملو۔ انہوں نے فوراً کہا مان لیا اور صلح کرلی۔

....

مکرمہ امۃ المصور اعجاز صاحبہ سابق آفس سیکرٹری بیان کرتی ہیں کہ کام کی لگن اور بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ بجلی کی رَو چلی جاتی تو خاکسار ہاتھ کے پنکھے سے ہوا دینا چاہتی تو آپ منع فرماتیں۔ اسی طرح شدید سردی میں لجنہ کی تقریبات میں سٹیج پر ہوا کے تھپیڑوں میں سکون سے بیٹھی رہتیں اور کمزوری صحت کے باوجود کسی قسم کا آرام اپنے لئے پسند نہ فرماتیں۔

....

مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میری بی۔اے میں کامیابی پر پوچھا کہ آگے کیا ارادہ ہے۔ عرض کی: ایم۔اے کرنا چاہتی ہوں۔ فرمایا "یہ تو تم پرائیویٹ بھی کرسکتی ہو۔ پہلے بی۔ایڈ کرلو، تمہیں سروس بھی آسانی سے مل جائے گی، تمہارے ہاتھ میں ہنر بھی ہوگا"۔ مَیں پریشان ہوگئی کہ میرے مالی وسائل کافی نہ تھے۔ آپ نے میرے چہرہ کو دیکھا، خاموشی سے اندر گئیں اور دو ہزار روپے لاکر مجھے تھمادیئے۔ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ یہ لجنہ کی طرف سے تمہارے لئے تعلیمی قرضہ ہے، جب برسرروزگار ہوجاؤگی تو لوٹا دینا۔ پھر میری کامیابی پر ایک نیوی بلیو سویٹر عطا کیا جو بی۔ایڈ میں بطور یونیفارم میرے کام آیا اور مجھے بالکل علم نہ تھا کہ کالج کے یونیفارم کا یہی رنگ ہوگا۔

....

مکرمہ شاہین روحی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ناصرات کے حوالہ سے قریباً ۲۰ سال آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ کو اس بات کا مکمل ادراک تھا کہ اچھی لجنہ کے حصول کے لئے ناصرات الاحمدیہ کی بہترین تربیت بہت ضروری ہے۔

....

ماہنامہ "مصباح" ربوہ ستمبر ۲۰۰۰ء کے خصوصی شمارہ کے حوالہ سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) کا ذکر خیر آئندہ شمارہ میں بھی جاری رہے گا۔

MTV Muslim
AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

05/11/2001 – 11/11/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 5th November 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Class: By Huzoor - Class No.158 Part 1 – Rec.04.12.99
01.25	Children's Programme: Various Items
02.00	Around the World: The Caribbean Islands
02.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme Volume No.3 of Izaala Auhaam
03.30	Rencontre Avec Les Francophones Rec.29.10.01
04.35	Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson Lesson No. 240
05.05	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No.412 Rec.09.06.98
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Moshaira: An Evening In Memory of Obaidullah Aleem Sb. – Part 3
07.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.30	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Niltar.'
08.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.412 ®
09.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55	Children's Class: By Hazoor Class No.158®
11.25	Learning Chinese: Lesson No.240 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bangali Shomprachar: Various Items
13.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
14.30	Dars-e-Malfoozat
14.50	Around the World ®
15.50	Children's Class: By Hazoor ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.240 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.412 ®
20.05	Moshaira: ®
20.55	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
21.55	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.30	Around the World ®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.240

Tuesday 6th November 2001

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Class: With Huzoor Class No.158 – Rec.04.12.99 –Final Part
01.20	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.19
01.35	Tarjumatul Quran : By Huzoor. Lesson No.220 Rec: 10.12.97
02.45	Medical Matters: Prog. No.5 – Body Care
03.20	Mulaqat With Bengali Friends Rec: 30.10.01
04.20	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.23
04.50	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 288
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00	Pushto Programme: Friday Sermon
08.00	Medical Matters: Prog. No.5 ®
08.30	MTA Travel: 'The Island of Capri'
08.50	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 288 ®
09.55	Indonesian Service: Various Programmes
10.55	Children's Class: By Hazoor Class 158®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.23 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Bengali Mulaqat: With Hazoor ®
14.30	Darsul Hadith
14.55	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.220 – R ec.10.12.97
16.00	Children's Class: By Hazoor – No.158®
16.35	Children's Corner: Yassranal Quran No.19®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.23 ®
18:40	French Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.288 ®
20.05	Norwegian Programme. Programme No. 19
20.40	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.40	Medical Matters: Prog. No.5 ®
22.10	Tarjumatul Quran Class: With Hazoor ®
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 23 ®

Wednesday 7th November 2001

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: With Waaqifeene Nau
01.35	An Exhibition: By Nusret Jehan Academy
02.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.221 – Rec.16.12.97
03.05	Special Report: Sports Rally
03.35	Mulaqat: With Huzoor & Atfal
04.35	Al -Maida: How to prepare Chicken & Vegetable Soup and various other dishes
04.55	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor No. 413
06.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili Programme: Muzakarah
07.35	Swahili Programme: Darsul Hadith
08.00	Special Report: Sports Rally ®
08.30	Al Maidah: A Cookery Programme
09.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.413 ®
10.05	Indonesian Service: Various Items
11.05	Children's Corner: Waaqifeene Nau®
11.25	Question & Answer Session with Urdu Speaking Guests
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shrompachar: Various Items
13.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
14.30	A Page From The History Of Ahmadiyyat
14.40	A Special Exhibition
15.05	Tarjumatul Quran: Class No.221 ®
16.05	Children's Corner: Waaqifeene Nau ®
16.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat
19.20	Liqaa Ma'al Arab: Session No.413 ®
20.25	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.25	Ta'aruf: Guest – Major Syed M.A. Ayaz Sb ®
21.55	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
23.00	Video Report: ®
23.30	Question & Answer Session with Urdu Speaking Guests®

Thursday 8th November 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Corner: Guldastah No. 3
01.30	Children's Corner: Cartoon Stories – Part 3
02.00	Homeopathy Class: By Hazoor. No. 51
03.00	Ae'eena: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat
03.25	Q/A Session: With Hazoor Rec.15.02.98 With English Speaking Guests – Part 2
04.25	Learning Languages: Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 20
04.55	Urdu Class: By Hazoor. Lesson No. 289 ®
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.50	Sindhi Programme: Muzakarah
07.45	Sindhi Programme: 40 Gems
07.55	Ae'eena: ®
08.20	Documentary: An introduction to Rabwah
09.00	Urdu Class: By Hazoor – Class No.289,®
10.00	Indonesian Service: Various Items
10.55	Children's Corner: Guldastah No.3®
11.30	Learning Chinese: Class no. 20
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: F/S Rec.05.01.96 With Bengali Translation
13.40	Q/A Session : With Hazoor Rec.15.02.98®
14.40	Darsul Malfoozat
14.55	Homeopathy Class: Lesson No.51 ®
15.55	Children's Corner: Guldastah No.3 ®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.20 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: By Hazoor Class No.289®
19.55	Documentary: ®
20.35	Q/A Session: With English Speaking Guests®
21.35	Sang-e-Meel: Invention of brakes Presented by Fareed A. Naveed Sb.
22.00	Homeopathy Class: Lesson No.51 ®
23.00	Ae'eena:®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.20 ®

Friday 9th November 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.40	Children's Class: Lesson No.73 (Canada)
01.40	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends Rec.02.11.01
02.35	MTA Sports: Football Tournament
03.10	Annual Industrial Exhibition: - Part 1
03.40	Speech: by Mau. Sultan M. Anwar Sb.
04.20	Lajna Magazine: Prog. No.19
04.55	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.290 Rec.13.07.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.45	Siraiky Programme: F/ S.- Rec.24.04.98 With Siraiky Translation
07.50	MTA Sports: Football Tournament ®
08.20	Interview: With Lajna from Sargodha
09.05	Urdu Class: Lesson No.290 ®
10.05	Indonesian Service: Various Items
10.35	Bengali Shomprachar: Various Items
11.05	Seeratun Nabi (SAW)
11.50	Darood Shareef
12:00	Friday Sermon: By Hazoor
13.05	Tilawat, MTA News
13.30	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.25	Annual Industrial Exhibition ®
14.55	Friday Sermon: Rec: 09.11.01®
15.55	Children's Class: Lesson No.73 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Aurore – Le respect de la nourriture
18.45	French Programme: Various Items
19.15	Urdu Class: Lesson No.290 ®
20.25	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.25	Annual Industrial Exhibition ®
21.55	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
22.50	Lajna Magazine: Prog. No.19 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
23.25	MTA Sports: Football Tournament ®

Saturday 10th November 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
01.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau Prog.
01.35	Kehkashan: Hosted by Nafees A. Ateeq Sb.
02.00	Friday Sermon: Rec.09.11.01®
03.00	Computers for Everyone: Part 127 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.35	German Mulaqat: ®
04.35	Safar Hum Nay Kiya: 'Garam Chashma'
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.414 Rec:11.06.98
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
07.00	MTA Mauritius: Les orchidees de Maurice
07.50	Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1974 – Topic 'Jihad'
08.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No.414 ®
09.50	Indonesian Service: Various Items
10.50	Question and Answer Session with Huzoor with English Speaking Guests
11.20	Children's Corner: Waaqifeene Nau Item ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.35	Bengali Service: Various Items
13.35	German Mulaqat: With Hazoor ®
14.35	Computers for Everyone: Part 127 ®
15.10	Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 25.02.00
15.55	Children's Class: By Hazoor- Rec.10.11.01
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: ®
19.00	Liqaa Ma'al Arab : Session No.414 ®
20.00	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.41
20.30	German Mulaqat: With Hazoor ®
21.30	Tabbarukat: ®
21.30	Computers for Everyone: Part 126 ®
22.20	Children's Class: By Hazoor ®
23.25	Question and Answer Session with Huzoor ®

Sunday 11th November 2001

00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
00.55	Children's Corner: Bait Bazi
01.10	Children's Corner: Kudak No.26
01.30	Dars-ul-Quran: Lesson No.18 Rec. 10.01.99
03.00	Hamari Kaenat: No.115
03.30	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.04.11.01
04.30	Learning French: Lesson No.19
04.55	Urdu Class: Lesson No.291
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
06.55	Dars-ul-Quran: Lesson No.18 ®
08.30	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 15
08.55	Urdu Class: Lesson No.291 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
10.55	Children's Class by Hazoor ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40	Hamari Kaenat: No.115 ®
15.05	Friday Sermon by Hazoor Rec.09.11.01®
16.05	Children's Corner: Kudak No.26 ®
16.25	Le Francais C'est Facile Lesson No.19 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	English Programme: Jalsa Seeratun Nabi (SAW)
19.00	Urdu Class: Lesson No.291 ®
20.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15	Hamari Kaenat: No.115 ®
21.40	Dars-ul-Quran: No.18 ®
23.10	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Gulehrah Gulee, Muree, Pakistan
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.18 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 8 Friday, November 2, 2001 Issue No: 44

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

احمدیت کا شاندار مستقبل

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۸؍دسمبر ۱۹۲۵ء کو جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب کرتے ہوئے پر شوکت اور ولولہ انگیز انداز میں ارشاد فرمایا:

''آپ لوگ اپنے ذرائع، علم، حیثیت کی کمی پر نگاہ نہ رکھیں۔ یہ موجودہ جماعت جن ذرائع سے بنی ہے وہ اس وقت کے ذرائع سے بہت کم تھے۔ اور جب لوگ کئی لاکھ کو کھینچ کر سلسلہ میں لے آئے ہیں تو یہ کئی لاکھ کئی کروڑ کو کیوں نہ لائیں گے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے مَیں نے ایک رؤیا دیکھی کہ مَیں خطبہ پڑھ رہاہوں جس میں کہتا ہوں کہ ہمیں اپنے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس وقت جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ہے اس سے ہزار گنے زیادہ بوجھ ان کے کندھوں پر ہوگا۔

پس ہماری آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں دیکھیں گی کہ دنیا کی زبردست طاقتیں اور قوتیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی نہ ہوگا۔ وہ جماعت کو اور بڑھاتا جائے گا جب تک کہ لوگ یہ نہ کہہ اٹھیں کہ دنیا میں احمدیت ہی ایک مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جبکہ آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آج کل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔

پس کچھ لوگ آج مانیں گے، کچھ کل، کچھ پرسوں، اسی طرح روز بروز اور دن بدن جماعت بڑھتی جائے گی اور ساعت بہ ساعت اس کی قوت ترقی کرتی جائے گی۔ غریب، امیر، عام انسان و خواص و بادشاہ اور رعایا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے گی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں یہی سلسلہ رہ جائے گا اور باقی مذاہب اس کے مقابلہ میں اسی طرح ماند ہو جائیں گے جس طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں''۔

(انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۲۱۳)

اس ضمن میں حضور نے قربانیوں کی خبر دیتے ہوئے ۱۹۱۹ء ہی میں بتادیا تھا کہ:

''مَیں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن مَیں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا ضرور۔ جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے اور جو مر جائیں گے وہ آسمان پر اس کا نظارہ ملاحظہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں اور وہ ضرور کھلیں گے۔ لیکن اپنے مالوں، اپنی جانوں، اپنی عزتوں، اپنی آبروؤں کے چڑھاوے چڑھا کر، اپنے ملکوں میں، اپنے وطنوں، اپنے عزیزوں، اپنے رشتہ داروں کے چڑھاوے دے کر۔ اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے اس وقت دنیا میں تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہو گی کہ آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں یہ یا ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھیں گے۔ آج تم ذلیل سمجھے جاتے ہو تمہیں کوئی عزت حاصل نہیں لیکن وہ وقت آنے والا ہے جب تمہارے ساتھ تعلق رکھنا لوگ اپنی عزت سمجھیں گے۔ دیکھو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اسلام سے پہلے کی کیا حالت تھی۔ جب آپ خلیفہ ہوئے آپ کے والد زندہ تھے۔ کسی نے ان کو جاکر خبر دی کہ مبارک ہو ابو بکر خلیفہ ہو گیا۔ اس نے پوچھا کونسا ابو بکرؓ؟ اس نے کہا آپ کا بیٹا۔ اس پر بھی انہیں یقین نہ آیا اور کہا کوئی اور ہوگا۔ لیکن جب ان کو یقین دلایا گیا تو انہوں نے کہا اللہ اکبر۔ محمد ﷺ کی بھی کیا شان ہے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو عربوں نے اپنا سردار مان لیا۔

(البدایة والنهایة جلد ۷ صفحه ۵۰ مطبوعه بیروت)

غرض وہ ابو بکرؓ جو دنیا میں کوئی بڑی شان نہ رکھتا تھا محمد ﷺ کے طفیل اس قدر عزت پا گیا کہ اب بھی لاکھوں انسان اس کی طرف اپنے آپ کو فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ پس تم آج ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے ہو مگر ان قربانیوں کے بعد تمہیں وہ عزت اور توقیر حاصل ہو گی جو چاند اور سورج کو بھی حاصل نہیں کیونکہ تم ہمیشہ کے لئے دنیا کو روشن کرنے کا باعث ہوگے اور حقیقت اور صداقت تمہارے ذریعہ قائم ہوگی۔ آج تم دنیا کے سامنے جو بات پیش کرتے ہو اس کی تم سے سند طلب کی جاتی ہے۔ لیکن ایک زمانہ آئے گا جب کہ قرآن اور حدیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود کے بعد تمہارے قول پیش کئے اور مانے جائیں گے''۔

(انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۳۶۴)

☆......☆......☆......☆

آئندہ نسل کو خصوصی وصیت

فروری ۱۹۲۵ء میں یہ دردناک خبر قادیان میں پہنچی کہ دو احمدی بزرگوں حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب اور حضرت قاری نور علی صاحب کو کابل میں سفاکانہ طور پر شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوا جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''مجھے اس بات کا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ افغان نے ہمارے آدمیوں کو سنگسار کر دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ ہماری نسلیں جب تاریخ میں ان کے ان مظالم کو پڑھیں گی، اس وقت ان کا جوش اور ان کا غضب عیسائیوں کی طرح ان کو کہیں اخلاق سے نہ پھیر دے۔ کیونکہ جس وقت ان کو طاقت اور حکومت حاصل ہو گی ایک طرف وہ ان کی ظالمانہ اور وحشیانہ حرکات کو پڑھیں گے اور دوسری طرف یہ دیکھیں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے ان کے بزرگوں پر ایسے ایسے ظلم اور ستم روا رکھے محض اس گھمنڈ میں کہ ہماری طاقت زبردست ہے اور یہ کمزور ہیں، ہم حاکم ہیں اور یہ محکوم ہیں اس لئے ہم جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ کہیں وہ بھی یہ نہ کہہ دیں کہ چلو آج ہم بھی ان پر حاکم ہیں اور یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہم بھی جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ اس لئے ان تجربات اور واقعات کی بنا پر اس تقریر کے ذریعہ مَیں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان برسر حکومت ہو۔ اس لئے مَیں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔ جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں''۔

(انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۴۴)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نہ پائی جائے۔ اگر وہ مخلوق کی بدیوں یا کمزوریوں کی وجہ سے اس سے تعلق توڑ تا تو ساری کائنات سے تعلق توڑ لیتا۔ لیکن اس کی نظر مخلوق کی خوبیوں پر ہوتی ہے اور اس خوبی کی بنا پر خدا تعالیٰ کا اپنی ہر مخلوق سے ایک تعلق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کا حوالہ بھی دیا اور بتایا کہ دنیا کی بادشاہتیں تو رعایا کی محتاج ہیں مگر خدا کی بادشاہت حقیقی بادشاہت ہے۔ وہ چاہے تو سب مخلوق کو تباہ کر کے اور پیدا کر سکتا ہے۔ اور دوسری جگہ قرآن کریم میں فرمایا کہ وہ پیدا کر دے گا۔

حضور نے سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر ۲ کے حوالہ سے بھی قدوسیت کی صفت کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کے جو معنے کرو دیکھ لو کہ خدا کی صفت قدوسیت کے خلاف تو نہیں ہیں۔ خطبہ کے آخر پر حضور نے خطبہ الہامیہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۸؍، ۹؍ اور ۱۰؍نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔